﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 16

جمعۃ المبارک 28/اگست 2009ء

06/رمضان المبارک 1430 ہجری قمری ❁ 28/ظہور 1388 ہجری شمسی

شمارہ 35

تواضع انسان کو رفعت عطا کرتی ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تواضع انسان کو صرف بلندی میں ہی بڑھاتی ہے۔ پس تواضع اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں رفعتیں عطا کرے گا۔

(مسند الربیع جلد1صفحہ 347حدیث نمبر:885)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 195 ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہوچکی ہے۔امسال دو نئے ممالک سربیا اور لتھوانیا کا اضافہ ہوا۔

امسال 399 مساجد اور 106 تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا۔جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام اب تک 69 زبانوں میں مکمل قرآن مجید کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔امسال اشانٹی زبان میں ترجمہ شائع ہوا۔

روحانی خزائن کی پہلی بارہ جلدیں کمپیوٹرائز ڈ ایڈیشن کی اشاعت۔تذکرہ کا انگریزی ترجمہ نظر ثانی کے بعد شائع کیا گیا۔مجموعی طور پر 40 ممالک میں 523 مختلف کتب/پمفلٹس/فولڈرز 31 زبانوں میں 24 لاکھ 86 ہزار کی تعداد میں شائع کئے گئے۔

منتخب آیات، منتخب احادیث اور منتخب تحریرات کے تراجم بھی نئی زبانوں میں شائع کئے گئے۔اسی طرح مختلف زبانوں میں ان کی CDs بھی تیار کی جارہی ہیں۔

MTA کے حیرت انگیز عالمی اثرات۔ایم ٹی اے کے ذریعہ متعدد افراد کی بیعتیں۔بہت سے افراد کو اللہ تعالیٰ نے رؤیا و کشوف اور خوابوں کے ذریعہ احمدیت کی طرف رہنمائی عطا فرمائی۔

رقیم پریس، الاسلام ویب سائٹ، پریس اینڈ پبلی کیشن، مخزن التصاویر، آرکیٹیکٹ اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن، مختلف زبانوں کے ڈیسکس، ہیومینیٹی فرسٹ، نصرت جہاں سکیم، طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ وغیرہ مختلف شعبوں اور ادارہ جات کی مساعی جمیلہ کا مختصر تذکرہ۔

نصرت جہاں سکیم کے تحت 12 ممالک میں 36 ہسپتالوں میں 38 ڈاکٹرز انسانیت کی بے لوث خدمات انجام دے رہے ہیں۔

یورپ سے احمدی ڈاکٹر صاحبان تین تین ماہ کا وقف عارضی کر کے طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔اسی طرح پاکستان کے ڈاکٹر صاحبان تین تین سال کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔

امسال 4 لاکھ 16 ہزار 10 افراد بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔

98 ممالک میں نظام وصیت قائم ہو چکا ہے۔اور ایک لاکھ 5 ہزار 377 افراد اس میں شامل ہو چکے ہیں۔نئی وصایا کے لحاظ سے پاکستان اول، جرمنی دوم، انڈونیشیا سوم، کینیڈا چہارم اور برطانیہ پنجم ہے۔

(دوران سال عالمگیر جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ)

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی مناسبت سے اظہار تشکر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عالمگیر جماعت کی طرف سے 25 لاکھ پاؤنڈز اسٹرلنگ کا ہدیہ۔اس فنڈ سے مختلف ممالک میں مساجد اور مشن ہاؤسز و دیگر منصوبوں پر رقم خرچ کی گئی۔

مختلف ممبران پارلیمنٹ و دیگر معززین کی طرف سے جماعت کی خدمت انسانیت کے کاموں کو خراج تحسین۔

(حدیقۃ المہدی کے وسیع اور خوبصورت مرکز میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 43 ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر دوسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس کی کارروائی کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ : نسیم احمد باجوہ ۔ مبلغ سلسلہ یوکے)

دوسرے روز بعد دوپہر اجلاس کی کارروائی

نماز ظہر و عصر اور وقفہ طعام کے بعد دوسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس کی کارروائی کا آغاز مکرم رفیق احمد صاحب حیات، امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی زیر صدارت ہوا۔مکرم ڈاکٹر شبیر احمد صاحب بھٹی نے تلاوت قرآن کریم کی۔اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے حاضرین کو بتایا کہ جلسہ کی روایات کے مطابق اس اجلاس میں ہمارے چند معزز مہمان

حاضرین سے خطاب فرمائیں گے جو جماعت سے بہت قریبی تعلق رکھتے ہیں۔ یکے بعد دیگرے مہمانوں کا تعارف کروایا گیا اور اس کے بعد انہوں نے حاضرین سے خطاب کئے جن کا خلاصہ ذیل میں درج ہے۔

بعض غیر از جماعت معزز مہمانوں کی تقاریر اور پیغامات

......سوزن کریمر (Ms.Susan Kramer) لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کی ممبر آف پارلیمنٹ برائے رچمنڈ پارک نے شکریہ ادا کیا کہ انہیں جلسہ میں شرکت اور خطاب کی دعوت دی گئی ہے اور کہا کہ وہ پہلے بھی جلسوں میں آچکی ہیں اور ہر دفعہ آکر جماعت کی ترقی اور مضبوطی میں اضافہ نظر آتا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ بہت سے ممالک میں انسانیت کی خدمت کررہے ہیں جو بہت خوشی کی بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج مَیں نے حضور کا عورتوں سے خطاب سنا جو بہت پسند آیا۔ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' ہم سب کا ماٹو ہے۔ آپ کا دوستی اور رواداری کا نمونہ قابل تعریف ہے۔

......لیمنگٹن سپا (Leamington Spa) کے میئر کونسلر بلوندر گل (Balvinder Gill) نے اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اس جلسہ میں شامل ہوکر عزت اور فخر محسوس ہورہا ہے۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کو جمع دیکھ کر اور اتنے رضا کاروں کو بے لوث خدمت کرتے ہوئے دیکھ کر ایک غیر معمولی واقعہ کا احساس ہوتا ہے۔ لیمنگٹن سپا میں ہم جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر بہت اچھے رنگ میں کام کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں نے اتنا منظّم جلسہ کبھی نہیں دیکھا جو عین وقت پر شروع ہوا اور جس میں سارے کام وقت کی پابندی کے ساتھ کئے جارہے ہیں۔ انہوں نے جلسہ کی مبارکباد دی اور ساتھ ہی کہا کہ اگر مجھے اگلی دفعہ بھی بلایا گیا تو اپنی بیوی کو ساتھ لاؤں گا اور ٹینٹ (خیمہ) لگاکر تینوں دن آپ کے ساتھ رہوں گا۔

......کونسلر Ian McDonald میئر آف کنگسٹن نے سب حاضرین کو السلام علیکم کہا اور پھر کہا کہ آپ یوکے اور تیسری دنیا کے ضرورتمند لوگوں کے لئے جو عظیم خدمت کررہے ہیں اس کی وجہ سے آپ کا بہت احترام کرتا ہوں۔ اسی طرح آپ کے جلسہ میں شرکت کرکے معلوم ہوا کہ آپ نوجوانوں کو اچھے کاموں میں شریک کرکے بھی ملک کی قابل تعریف خدمت کررہے ہیں۔ انہوں نے آخر میں تمام حاضرین جلسہ کو جلسہ کے انعقاد کی مبارکباد دی اور دعوت کا شکریہ ادا کیا۔

......کونسلر شرلی ہارپر (Shirley Harper) میئر آف ہلنگڈن نے جلسہ میں شرکت کی دعوت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ وہ پہلی دفعہ اس جلسہ میں شرکت کررہی ہیں جو ایک دلچسپ تجربہ ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کا کسی جگہ جمع ہونا اور پھر ہر قسم کا امن وسکون ہونا یہ ایک بہت ہی قابل تعریف بات ہے۔ اسی طرح انہوں نے کہا کہ اس جلسہ میں نوجوانوں اور بچوں کو اتنی بڑی تعداد میں دیکھ کر مجھے خاص طور پر خوشی ہوئی ہے کیونکہ آج کے دور میں نئی نسل کو سنبھالنا بہت بڑی خدمت ہے۔

......آلٹن (Alton) کی میئر کونسلر Alan Chick نے بھی خطاب کیا اور کہا کہ وہ جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتی ہیں کہ انہیں اس جلسہ میں شرکت کی دعوت دی۔ انہوں نے کہا کہ یہ جلسہ گاہ میرے علاقہ میں ہے اس لئے مَیں آپ سب لوگوں کو خوش آمدید کہتی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں اس جلسہ میں پہلی دفعہ شرکت کررہی ہوں اور مجھے نوجوانوں کی اتنی بڑی تعداد میں اور مستعدی اور دلچسپی سے کام کرتے دیکھ کر ایک خاص خوشی محسوس ہورہی ہے۔ مَیں نے یہ بھی محسوس کیا ہے کہ یہاں ہر شخص بہت ملنسار ہے اور وہ مسکراتے ہوئے ملتا ہے حالانکہ میری پہلے کسی سے کوئی واقفیت نہیں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کے ماٹو 'محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں' کی بھی خاص طور پر تعریف کی۔

......سٹن۔سرے (Sutton-Surrey) کونسل کے ایک کونسلر نے بھی حاضرین سے خطاب کیا اور کہا کہ جماعت احمدیہ کا ماٹو 'محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں' بہت اہم ہے اور اگر ساری دنیا اس ماٹو کو تسلیم کرلے اور اس کے مطابق عمل کرے تو دنیا کا مستقبل بہت روشن ہوجائے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس سے بہت پہلے بیت الفتوح کی ایک تقریب میں شامل ہوچکے ہیں جو کہ پہلے ہماری دودھ کی فیکٹری ہوا کرتی تھی اور اب انسانی ہمدردی کے دودھ کی فیکٹری ہے جسے آپ لوگ ساری دنیا میں تقسیم کررہے ہیں۔ انہوں نے دعا کی کہ خدا جماعت احمدیہ کو ہمیشہ ترقی دیتا رہے۔

......الحاجی یو این ایس جاہ (Alhaji U.N.S.Jah) سابق وزیر سوشل ویلفیئر و مذہبی امور حکومت سیرالیون نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مَیں سیرالیون کے مسلمانوں کی طرف سے آپ کو جلسہ کی مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعوت دینے پر شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ جلسہ کے انتظامات بہت منظّم طور پر ہورہے ہیں جو بہت قابل تعریف ہے۔ انہوں نے کہا کہ مَیں امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جماعت گزشتہ ساٹھ سال سے سیرالیون کے عوام کی تعلیم اور صحت کے میدان میں گرانقدر خدمات کررہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آج کے دور میں جبکہ دنیا میں ظلم وتشدد بڑھتا جارہا ہے جماعت احمدیہ کا طرز عمل ان سب مسائل کا حل ہے۔

ان سب تقاریر کے بعد مکرم امیر صاحب کے ارشاد پر مکرم فرید احمد صاحب ایڈیشنل سیکرٹری امور خارجہ جماعت احمدیہ برطانیہ نے ان معزز مہمانوں کے پیغامات پڑھ کر سنائے جو خود کسی وجہ سے جلسہ میں شرکت نہ کرسکے۔ لیکن انہوں نے مبارکباد اور نیک تمناؤں کے پیغامات بھیجے تھے۔ ان معززین میں درج ذیل احباب شامل تھے۔

......پروفیسر یحیٰی سنوبر صاحب نے چین سے پیغام بھیجا اور کہا کہ وہ گزشتہ سال جلسہ میں شریک ہوئے تھے اور انہوں نے بہت لطف اٹھایا۔ اس جلسہ میں بھی انہیں دعوت موصول ہوئی جس پر وہ شکرگزار ہیں لیکن اپنی صحت کی خرابی کی وجہ سے وہ شرکت نہیں کرسکے۔ تاہم انہوں نے تمام حاضرین کو السلام علیکم کے ساتھ ساتھ مبارکباد بھجوائی۔

......اس کے بعد ٹرینڈاڈ اور ٹوبیگو کے صدر مملکت کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے سیاسی لیڈروں نے اپنی خودغرضیوں کی وجہ سے دنیا کو ایک سخت مالی بحران میں مبتلا کررکھا ہے جس سے خاص طور پر غریب ممالک سخت پریشان ہیں لیکن اس ماحول میں جماعت احمدیہ ایک بہترین کردار ادا کررہی ہے۔ اور غریب لوگوں کی مدد کے لئے مختلف ممالک میں بڑے اخلاص کے ساتھ کام کررہی ہے۔ اس طرح بہترین مسلمان ہونے کا ثبوت دے رہی ہے۔ انہوں نے جماعت کی تعلیم اور صحت کے میدان میں خدمات کو خاص طور پر سراہا۔ خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کے آغاز پر جلسہ کے انعقاد پر انہوں نے سب حاضرین کو مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے 'محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں' کو ایک تعمیری پیغام قرار دیتے ہوئے قابل تحسین قرار دیا۔

ان پیغامات کے بعد درج ذیل معزز مہمانوں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

......جناب محمد سرور، چیف ایڈیٹر اخبار نیشن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس عظیم جلسہ میں شرکت ان کے لئے قابل فخر ہے۔ انہوں نے کہا کہ مَیں جماعت احمدیہ کی ان خدمات کا خاص طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں جو وہ دنیا کی ضرورتمند انسانیت کی کررہی ہے۔ آج کے دور میں جب کہ دنیا میں ظلم وتشدد اور بے انصافی بڑھ رہی ہے اس میں جماعت احمدیہ کا نمونہ قابل تعریف ہے۔ انہوں نے کہا کہ انسان کی زندگی مختصر سی ہے اس لئے اسے چاہئے کہ اگر کسی سے محبت کا سلوک نہیں کرسکتا تو کم از کم نفرت سے ہی باز رہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ اپنی زندگی کو دوسروں کی خدمت اور مدد کرتے ہوئے گزارے تا دنیا کو بھی فائدہ ہو اور خدا کی خوشنودی بھی حاصل ہو۔

......ٹام کاکس (Tom Cox) ٹُوٹنگ کے سابق ممبر آف پارلیمنٹ نے نہایت محبت بھرے الفاظ میں کہا کہ آج مَیں یہاں آپ کے پاس ایک مہمان کے طور پر نہیں آیا بلکہ جماعت احمدیہ کے ایک رکن کے طور پر آیا ہوں۔ جماعت احمدیہ سے میری دوستی چالیس سال سے ہے۔ مَیں یہاں کسی عہدہ کی وجہ سے نہیں آیا بلکہ اپنے دل کی محبت کی وجہ سے آیا ہوں۔ مَیں اس عظیم جماعت کو دل سے سلام کرتا ہوں اور احترام کرتا ہوں۔ آپ نے دنیا کو فیملی اور انسانیت کا احترام سکھایا۔ صرف آپ کے عقائد ہی نہیں بلکہ آپ کا عملی نمونہ بھی قابل تعریف ہے۔ آپ کا ساری دنیا میں خدمت کرنا بھی قابل ستائش ہے۔ آپ کے روحانی امام جو اپنی تقاریر میں دنیا کی رہنمائی کرتے ہیں نہایت قابل قدر ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ممبران پارلیمنٹ برطانیہ سے خطاب بھی سنا تھا جو ایک عظیم پیغام تھا۔ انہوں نے آخر میں ایک بار پھر کہا کہ مَیں آپ کا بھائی ہوں اور مَیں ہمیشہ آپ کے جلسوں میں شامل ہوتا رہوں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری

چار بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ احباب جماعت نے پُرجوش نعروں کے ساتھ ایک بار پھر اپنے پیارے امام کا استقبال کیا۔

حضور انور کی اجازت سے مکرم امیر صاحب یوکے نے مزید چند معزز مہمانوں کو حاضرین سے خطاب کرنے کی دعوت دی جن کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے۔

......جان میکڈونل (John McDonnell) ممبر پارلیمنٹ برائے ہیز اینڈ ہارلنگٹن نے اپنے خطاب میں کہا کہ وہ دوسری دفعہ اس جلسہ میں شرکت کررہے ہیں۔ انہوں نے دعوت کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ کی مبارکباد دی۔ اس کے بعد کہا کہ مَیں آپ کو بتانے آیا ہوں کہ آپ کی جماعت میرے علاقہ میں 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کے عین مطابق کام کررہی ہے۔ اور باہمی احترام اور محبت و پیار کا بہترین نمونہ ہے۔ اگر سب لوگ آپ کے اس ماٹو پر عمل کریں تو دنیا سے جنگیں ختم ہوجائیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے حضور انور کا ممبران پارلیمنٹ سے خطاب بھی سنا تھا اور اس میں جس طرح حضور نے ممبران پارلیمنٹ کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی یہ بہت قابل ستائش تھا۔

......جنابہ میری ہنی بال (Ms Mary Honeyball) لندن کی ممبر آف یورپین پارلیمنٹ نے کہا کہ وہ جلسہ میں شرکت کرکے بہت خوشی محسوس کررہی ہیں۔ ان سے پہلے ایک اور ممبر آف یورپین پارلیمنٹ تھے ان کے بھی جماعت احمدیہ سے بہت اچھے تعلقات تھے۔ اب وہ MEP بنی ہیں وہ بھی جماعت احمدیہ سے اچھے تعلقات کا سلسلہ جاری رکھیں گی۔ انہوں نے اس بات کی تعریف کی کہ جماعت احمدیہ دیگر کاموں کے علاوہ افریقہ میں غریب لوگوں کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے مخلصانہ خدمت کررہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ ساری دنیا کے لئے کام کررہی ہے اور بہترین تبدیلیاں لارہی ہے اور امن واتحاد کو فروغ دے رہی ہے۔ یہی وہ اصول ہیں جس کے تحت یورپین پارلیمنٹ کام کررہی ہے۔

......Dr,Hountdonji Jean Alexandre جو جمہوریہ بینن کے صدر مملکت کے مشیر خاص ہیں نے فرنچ زبان میں خطاب کیا جس کا ترجمہ مکرم خالد محمود صاحب امیر جماعت بورکینا فاسو نے پیش کیا۔ آپ نے کہا کہ احمدیت ہی اسلام کا مستقبل ہے۔ یہ جماعت بلاتمیز رنگ ونسل دنیا کی خدمت کررہی ہے۔ بینن بھی جماعت احمدیہ کی خدمات سے مستفید ہورہا ہے۔ صاف پانی مہیا کرنے اور مساجد کی تعمیر کے کام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ سے دس سال سے متعارف ہوں اور مَیں ذاتی طور پر گواہ ہوں کہ جماعت احمدیہ کے لوگ دن بدن نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرتے چلے جارہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضور انور کے 2008ء کے دورہ کی یادیں آج تک ہمارے دلوں میں زندہ ہیں جسے ہم کبھی نہیں بھلا سکتے۔ انہوں نے کہا کہ مَیں حضور کی دعاؤں کا محتاج ہوں۔ اور صدر مملکت بینن کی طرف سے حضور کی خدمت میں 43ویں جلسہ سالانہ کے انعقاد پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

......عزت مآب داؤدا کمارا (Rt Hon Dauda Kamara) سیرالیون کے منسٹر آف سٹیٹ برائے امیگریشن نے اپنی تقریر کا آغاز السلام علیکم سے کیا اور کہا کہ صدر مملکت سیرالیون اور سیرالیون کے عوام کی طرف سے مبارکباد کا پیغام لے کر آیا ہوں۔ اس قابل احترام جلسہ میں شرکت کو مَیں اپنے لئے باعث فخر سمجھتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں جانتا ہوں کہ جماعت احمدیہ دنیا کو امن، انصاف اور راستبازی پر جمع کرنا چاہتی ہے۔ یہی وہ اصول ہیں جن کے مطابق سیرالیون میں جماعت احمدیہ کام کررہی ہے۔ 1937ء سے سیرالیون میں احمدیہ مشن قائم ہے۔ 1938ء میں جماعت نے پہلا سکول قائم کیا۔ اس کے بعد ملک کے ہر حصہ میں سکول قائم کردئے گئے جو بہت بڑی خدمت ہے۔ ہسپتال اور مساجد کی تعمیر بھی قابل قدر خدمت ہے۔ قرآن کریم کے تراجم مہیا کرکے بھی جماعت بہت بڑی خدمت کررہی ہے۔ زراعت میں بھی جماعت مدد کررہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سیرالیون کے گزشتہ جلسہ سالانہ میں 60 ہزار لوگ

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر56

قسط نمبر 51 (شائع شدہ الفضل انٹرنیشنل 17/جولائی 2009ء) کے آخر پر یہ لکھا گیا تھا کہ اگلی قسط سے ہم خلافت ثالثہ کے عہد مبارک میں عربوں میں تبلیغ کے ایمان افروز واقعات کا ذکر کریں گے۔لیکن جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر الفضل کے خاص نمبر کے لئے مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کا ایک مفصل انٹرویو لیا گیا جو چار اقساط تک جاری رہا۔اس لحاظ سے موجودہ قسط ترتیب کے اعتبار سے قسط نمبر 51 کا تسلسل بنے گی۔

کچھ یادیں

خلافت ثالثہ کے عہد مبارک میں عربوں میں تبلیغ کے ایمان افروز واقعات کا ذکر کرنے سے قبل دو واقعات کا ذکر کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا جن کا تعلق حضرت مصلح موعودؓ کے دور مبارک سے ہے لیکن اس دور کے تذکرہ میں یہ واقعات درج ہونے سے رہ گئے۔ان میں سے ایک کا تعلق مکرم طٰہٰ قزق صاحب صدر جماعت اردن سے ہے جن کی 12/اگست 2009ء کو وفات ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ جرمنی کے پہلے روز خطبہ جمعہ میں ان کا ذکر خیر بھی فرمایا اور بعد میں نماز جنازہ غائب بھی ادا کی۔حضور انور نے فرمایا کہ وہ نہایت مخلص انسان تھے، اخلاص ان کی ہر ہر حرکت سے ظاہر ہوتا تھا۔درج ذیل واقعہ بھی ان کے اعلیٰ اخلاص اور وفا اور خلافت سے بے پناہ محبت پر دلالت کرتا ہے۔

مکرم طٰہٰ قزق صاحب مرحوم خود لکھتے ہیں کہ:

''ہمارے ہاں پہلے بیٹے کی ولادت آپریشن سے ہوئی۔دوسرے بچے کی پیدائش کے وقت تمام ڈاکٹرز نے کہا کہ اس دفعہ بھی پیدائش آپریشن سے ہی ہوگی۔مَیں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں خط لکھا کہ حضور دعا کریں کہ بچے کی پیدائش آپریشن کے بغیر ہی ہو جائے۔دل میں یہ یقین تھا کہ خط پوسٹ کرتے ہی خلیفہ وقت کی دعا لگنا شروع ہو جاتی ہے لہذا خط پوسٹ کرتے ہی تمام رپورٹس کے نتیجہ کے برعکس مَیں نے سب کو کہہ دیا کہ بچے کی پیدائش آپریشن کے بغیر ہی ہوگی۔جب میری بیوی کو ولادت سے قبل کی تکالیف شروع ہوئیں تو ڈاکٹروں نے آپریشن کرنے پر اصرار کیا لیکن مَیں نے روک دیا اور تین دن تک میری بیوی ہسپتال میں سخت تکلیف میں مبتلا رہی۔آخر جب نارمل پیدائش کی کوئی امید نہ رہی تو ڈاکٹرز انہیں آپریشن کے لئے لے گئے۔لیکن مَیں آپریشن تھیٹر کی بجائے ہسپتال کے تہہ خانہ میں واقع ایک کمرے میں جا کر دعا میں مشغول ہوگیا۔مَیں نے عرض کیا کہ یا اللہ مَیں نے لوگوں کو بڑے وثوق کے ساتھ کہہ دیا ہے کہ بچہ آپریشن کے بغیر ہوگا اب اگر آپریشن ہوا تو میری بات کی ان لوگوں کے سامنے کیا حیثیت رہ جائے گی۔خدا تعالیٰ نے کرم فرمایا اور آپریشن سے تھوڑی دیر پہلے بچے کی نارمل ولادت ہوگئی۔فالحمد للہ علیٰ ذلک''۔

اہل کبابیر کی اہل قادیان سے مشابہت

مکرم عبد اللہ اسعد عودہ صاحب جماعت احمدیہ کبابیر کے قدیم احمدی ہیں وہ لکھتے ہیں کہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں ایک خط لکھا جس کے جواب میں حضورؓ نے انہیں فرمایا کہ:

"إن أهل الكبابير يتشابهون بأهل قاديان لأن كلا الحزبين مقيم فی مركزهم الأول كأنهم نواة خير ينتشر منها ذكر الجماعة فی البلاد۔ فلذلك لهم مكانة سامية عند الله، فاحفظوا هذه الدرجة دائمًا۔ كان الله معكم۔"

یعنی اہل کبابیر اہل قادیان سے مشابہت رکھتے ہیں کیونکہ دونوں اپنے پہلے مرکز میں مقیم ہیں۔اس لحاظ سے دونوں گویا خیر کے بیج کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان سے ارد گرد کے علاقوں میں جماعت کا ذکر پھیل رہا ہے۔اس لئے دونوں کا اللہ کے نزدیک بڑا مقام ہے۔پس اس مقام و مرتبہ کا ہمیشہ خیال رکھیں، اللہ آپ کے ساتھ ہو۔

خلافت ثالثہ کے مبارک عہد میں عربوں میں تبلیغی مساعی

ہم ذکر کر آئے ہیں کہ خلافت ثالثہ کے عہد مبارک میں عرب دنیا میں ایسے سیاسی حالات پیدا ہوئے جن کا گہرا اثر دینی جماعتوں اور ان کی سرگرمیوں پر بھی ہوا اور سب سے زیادہ نقصان جماعت احمدیہ کو ہوا جس کی تبلیغی سرگرمیوں پر قدغن لگا دی گئی اور کئی جگہ جماعت کے مراکز کو بند کر دیا گیا اور احمدیوں کو زدوکوب کر کے احمدیت سے باز رکھنے کی کوشش کی گئی۔ان حالات کے پیش نظر جماعت کی تبلیغی کوششیں زیادہ تیزی سے جاری نہ رہ سکیں۔ملکی حالات کی وجہ سے عربوں کا خلیفہ وقت اور مرکز احمدیت سے رابطہ بہت مشکل ہوگیا۔تاہم اس عرصہ میں عربوں میں تبلیغ کی جو بھی کوششیں ہوئیں ان کا مختصراً بیان ذیل میں کیا جاتا ہے۔

تمنا بر آئی

مکرم عبد اللہ اسعد عودہ صاحب کبابیر سے لکھتے ہیں کہ ان کے بھائی ابراہیم عودہ صاحب 1967ء میں جرمنی میں بغرض تعلیم مقیم تھے اور عبد اللہ اسعد عودہ صاحب ان کو ملنے اور سیر و سیاحت کی غرض سے جرمنی گئے۔اسی سال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا جرمنی میں ورودِ مسعود ہوا۔حضورؒ کی آمد اور آپ سے ملاقات کی ایمان افروز داستان بیان کرتے ہوئے مکرم عبد اللہ اسعد عودہ صاحب لکھتے ہیں:

''مَیں اپنے بھائی ابراہیم عودہ صاحب کے ساتھ ائیر پورٹ پر حضورؒ کے استقبال کے لئے گیا جہاں حضور انور بعض مبلغین کرام کے ساتھ تشریف لائے۔استقبالیہ میں جب حضور انور اپنی بارعب، پُر وجاہت شخصیت اور سفید عمامہ کے ساتھ رونق افروز ہوئے تو جماعت کے افراد کے استقبال سے پہلے بعض جرمن عورتیں آپ کے لئے پھول لے آئیں۔شاید انہوں نے آپ کو مسیح منتظر یا کسی مشرقی ملک کا بادشاہ خیال کیا ہو۔جرمنی میں مرکز جماعت میں افراد جماعت حضور کی آمد کے منتظر تھے۔آپ نے سب کے ساتھ مصافحہ فرمایا اور کئی احباب سے مختلف امور کی بابت ہلکی پھلکی بات بھی کی۔آخر میں ہماری باری آئی۔ہمارے جذبات کی کیفیت عجیب تھی کیونکہ کسی بھی خلیفۃ المسیح سے یہ ہماری پہلی ملاقات تھی۔یہ عجیب لمحات تھے جن میں ہماری ایک دیرینہ تمنا پوری ہو رہی تھی۔آپ نے کافی دیر تک ہمارے پاس توقف فرمایا اور ہم سے اسرائیل کے ساتھ بلاد عربیہ کی اس جنگ کی بابت دریافت فرماتے رہے جو اس وقت ختم ہو چکی تھی اور اس کی وجہ سے فلسطین، مصر، اردن اور شام میں بہت زیادہ تباہی ہوئی تھی۔پھر آپ نے ہم سے کبابیر میں جماعت کے مدرسہ احمدیہ کی بابت پوچھا اور فرمایا کہ آپ کبھی بھی اس کو اسرائیلی حکومت کے حوالے نہ کرنا۔پھر یورپ کے دیگر ممالک کے دورہ پر جانے سے پہلے بھی ہمیں یہی پیغام ارسال فرمایا کہ ''مدرسہ کو حکومت کے حوالے نہیں کرنا''۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی دعائے مستجاب

مکرم عبد اللہ اسعد عودہ صاحب لکھتے ہیں کہ:

میری تین بیٹیاں تھیں میں نے حضورؒ کی خدمت میں اولاد نرینہ کے لئے دعا کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا:

"Don't worry you will get one"

یعنی گھبراؤ نہیں اللہ تعالیٰ تمہیں ضرور اولاد نرینہ سے نوازے گا۔چنانچہ اس کے ایک سال بعد ہی اللہ تعالیٰ نے مجھے بیٹا عطا فرمایا اور پھر اپنے فضل سے اس کے بعد دو اور بیٹے عطا فرمائے۔

جماعت جسم ہے اور خلیفہ روح

حضورؒ جرمنی کے دورہ کے بعد بذریعہ ریل ڈنمارک میں مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لے گئے۔شدید ژالہ باری کی وجہ سے ریل گاڑی کئی گھنٹے کی تاخیر سے روانہ ہوئی اور حضور کو ریلوے سٹیشن پر ہی انتظار کرنا پڑا۔انتظار کے دوران کئی یورپین لوگ حضور کے قریب ہونے کی کوشش کرتے لیکن بعض افراد جماعت ان کو دور کر دیتے تھے جس پر حضور نے فرمایا: جب وہ ہمارے قریب آنا چاہتے ہیں تو آپ ان کو دُور کیوں کرتے ہیں، بلکہ ہمیں تو انہیں welcome کہنا چاہئے۔

ہم بفضلہ تعالیٰ ڈنمارک میں مسجد کے افتتاح میں شامل ہوئے۔ابھی ڈنمارک میں ہی تھے کہ حضور انورؒ سے بعض عیسائی مشنریوں نے خلیفہ وقت اور جماعت کے باہمی تعلق کی ماہیت کے بارہ میں دریافت کیا تو حضور نے جواباً فرمایا: جماعت ایک جسم کی حیثیت رکھتی ہے اور خلیفہ اس کی روح ہے۔

سعودی عرب میں جماعت کی مسجد کے افتتاح کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک فضل ہے کہ کوپن ہیگن میں افتتاح کی ٹیلیویژن کی تصویر سعودی عرب میں دو دفعہ دکھائی جا چکی ہے، اس اعلان کے ساتھ کہ سکنڈے نیویا میں مسلمانوں کی یہ پہلی مسجد ہے اور وہ اچھی خاصی تین چار منٹ کی ٹیلیویژن فلم ہے۔اس کو دو دفعہ دکھانے سے نتیجہ ہم یہ نکالتے ہیں کہ ان کو دلچسپی تھی تبھی تو دوسری دفعہ دکھائی گئی ورنہ کبھی ایسا پروگرام دوبارہ نہ دکھاتے جس پر کچھ اعتراض ہو۔اور ان لوگوں کا خیال یہ تھا کہ اور بہت سے ملکوں میں بھی ٹیلیویژن کی یہ ریل دکھائی جائے گی تو اللہ کا کتنا بڑا فضل اور احسان ہے کہ اخبار کے ذریعہ اور براڈ کاسٹنگ کے ذریعہ، ٹیلیویژن کے ذریعہ کروڑوں آدمیوں کے کان تک یہ آواز پہنچ گئی کہ خدائے واحد پر ایمان لاؤ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹھنڈے سایہ تلے آ کر جمع ہو جاؤ ورنہ ہلاکت تمہارے سروں پر منڈلا رہی ہے اور اس عاجز بندہ کی شکل انہوں نے دیکھی اور اس کی زبان سے نکلتے ہوئے الفاظ انہوں نے سن لئے خدا تعالیٰ کے ایک نمائندہ کی حیثیت سے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15/ ستمبر 1967ء)

خداوند سے احمدیوں کے مقابلہ کی اجازت نہیں ملتی

مکرم عبد اللہ اسعد عودہ صاحب کے بھائی ابراہیم عودہ صاحب کے تعلق میں ایک اور واقعہ بھی یہاں درج کرتے جاتے ہیں۔

مسیحی مناد ڈاکٹر سیموئل ماہ جون 1968ء کے دوران فرانکفورٹ میں تشریف لائے تو فری کرسچن چرچ نے ایک بااثر مقامی اخبار میں ڈاکٹر سیموئل کی تصویر کے ساتھ بڑے طمطراق سے اعلان شائع کیا کہ آپ فرانکفورٹ شہر میں ہر شام مسلسل پندرہ روز تک لیکچر دیں گے۔نیز لکھا کہ زمانہ حاضر کے عظیم مسیحی مناد ڈاکٹر سیموئل خداوند یسوع کے عظیم تصرف کے ساتھ انجیل کی منادی کرتے ہیں اور ان کی تقاریر سے مشرق وسطی، افریقہ، یورپ اور امریکہ میں زبردست بیداری کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔

مبلغ احمدیت مسعود احمد صاحب جہلمی نے 17/ جون کو ڈاکٹر صاحب کا لیکچر سنا جس میں انہوں نے مسیح کے خون، دنیا کی نجات اور الوہیت مسیح وغیرہ مسائل بیان کئے اور بڑے پرجوش انداز میں اپنے مشن اور اپنے دوروں کی کامیابی کا ذکر کیا۔مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی نے اگلے روز اسلام کے نمائندہ کی حیثیت سے بذریعہ خط پادری صاحب کو دعوت دی کہ وہ حق و باطل کا فیصلہ کرنے کے لئے مرد میدان بنیں اور دوستانہ فضا میں تبادلہ خیالات کرنے کے علاوہ قبولیت دعا کا ان سے روحانی مقابلہ بھی کرلیں۔مسعود احمد

صاحب جہلمی نے اس دعوت مقابلہ کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے لکھا جس پر حضور نے تحریر فرمایا۔

"اگر اُس نے دعوت مقابلہ کو قبول کیا تو شکست کھائے گا۔ انشاء اللہ۔ آپ جرأت سے مقابلہ کریں۔ اگر ضرورت محسوس کریں تو زیورک سے چوہدری مشتاق احمد صاحب کو بھی بلا لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔"

جب حضور کے حسب ہدایت یہ جواب تیار ہو کر برائے دستخط حضور کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے اپنے قلم مبارک سے مزید لکھا۔ "انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔"

ڈاکٹر سیموئیل کی طرف سے ہفتہ بھر جواب کا انتظار کیا گیا۔ لیکن جواب نہ آنا تھا، نہ ہی آیا۔ انتظار کا وقت ختم ہونے پر خط کا جرمن ترجمہ خاصی تعداد میں شائع کر دیا گیا اور اس پر نمایاں حروف میں لکھا گیا۔

"ڈاکٹر سیموئیل کے نام ایک خط جس کے جواب کا ابھی تک انتظار ہے"

اور پروگرام یہ بنایا گیا کہ پندرہ روزہ تقاریر کے آخری دو ایام مورخہ 29۔30 جون یعنی ہفتہ اور اتوار کے روز جبکہ حاضرین کی تعداد بھی نسبتاً زیادہ ہوتی تھی یہ خط خیمۂ تقریر کے باہر تقسیم کیا جائے۔ چنانچہ مورخہ 29 جون کو جناب مسعود احمد صاحب امام مسجد فرانکفورٹ اور احمدی احباب وقت مقررہ سے نصف گھنٹہ قبل ہی خیمۂ تقریر کے باہر کچھ فاصلے پر کھڑے ہو گئے اور مطبوعہ خط کی تقسیم شروع کر دی جس سے ہر طرف ایک زبردست ہلچل سی پیدا ہو گئی۔ خیال تھا کہ اپنی تقریر میں پادری صاحب اس دعوت کا ذکر کریں گے لیکن باوجود اس کے کہ سامعین میں سے تقریباً ہر شخص کے ہاتھ میں خط تھا پادری صاحب نے قطعاً خط کا ذکر نہ کیا۔ البتہ ان کی تقریر میں وہ پہلا سا جوش و خروش نہ تھا۔ تقریر کا اکثر حصہ اسلامی ممالک کے متعلق من گھڑت قصے سنا کر ختم کر دیا۔

اگلے روز پانچ بجے شام پادری صاحب کی خیمہ کے اندر تقریر تھی۔ احمدی احباب دوبارہ خیمہ کے قریب جا کھڑے ہوئے کہ اسی اثناء میں ڈاکٹر سیموئیل کی موٹر کار کچھ فاصلہ پر آ کر رکی۔ مبلغ احمدیت مسعود احمد صاحب جہلمی آگے بڑھے اور ڈاکٹر صاحب سے خط کے جواب کی بابت دریافت کیا۔ وہ چلتے چلتے کہنے لگے "میری تقریر سنیں"۔ جہلمی صاحب نے کہا: جناب تقریریں تو ہم نے آپ کی پہلے بھی سنی ہیں ان میں تو آپ نے ہمارے خط کا ذکر تک نہیں کیا۔ اتنے میں وہ خیمہ کے اندر داخل ہو گئے۔ مبلغ جرمنی نے سوچا کہ اب مزید بات چیت مناسب نہیں۔ لیکن عرب احمدی دوست ابراہیم عودہ صاحب تقریر کے بعد ڈاکٹر صاحب کے پاس چلے گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے مصروفیت کا عذر پیش کر کے ٹیلیفون پر وقت مقرر کرنے کو کہا۔ لیکن ابراہیم عودہ صاحب کے اصرار پر ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ابھی مَیں نے بعض لوگوں کو دعا کے لئے بلایا ہے۔ دعا سے فراغت کے بعد آپ مل لیں۔ کوئی پون گھنٹہ تک دعا جاری رہی۔ اس کے بعد ملحقہ چھوٹے خیمہ میں ڈاکٹر صاحب ابراہیم عودہ صاحب کے پاس بیٹھ گئے۔ عودہ صاحب نے انہیں نہایت موثر رنگ میں تحریک کی کہ یہ فیصلہ کی بڑی آسان راہ ہے۔ آپ یہ دعوت مقابلہ قبول فرما لیں مگر ڈاکٹر صاحب نے دوٹوک جواب دیا کہ جس دن سے مجھے یہ خط ملا ہے مَیں اس دن سے مقابلہ کی اجازت کے لئے خداوند یسوع مسیح سے دعا کر رہا ہوں لیکن ہر روز جواب آتا ہے: "نہیں"۔ اب کل ہی جب انہوں نے یہ خط تقسیم کیا تو مَیں نے پھر دعا کی لیکن جواب ملا: "نہیں تم اپنا کام کرتے جاؤ ان کی طرف مت دھیان دو۔"

اس پر عودہ صاحب نے کہا تو پھر آپ صاف صاف کیوں نہیں کہہ دیتے کہ آپ کو اس امر کا قطعاً یقین نہیں کہ خدا آپ کی دعائیں سنے گا۔

اس پر ڈاکٹر صاحب نے کرسی سے اٹھتے ہوئے گھڑی کی طرف دیکھا اور کہا دیکھیں۔ آپ نے دس منٹ کا مطالبہ کیا تھا اور اب نصف گھنٹہ ہونے کو ہے اور مجھے اور بھی مصروفیات ہیں۔ اس طرح یہ بلند و بانگ دعا وی کرنے والے "عظیم مسیحی مناد" اسلام اور محمد عربی ﷺ کے خادموں اور غلاموں کے مقابلہ میں آنے کی جرأت نہ کر سکے اور اپنے عمل سے صداقت اسلام پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔

(از تاریخ احمدیت جلد 12 صفحہ 156 تا 159)

سفیر جمہوریہ متحدہ عربیہ کی الوداعی دعوت

1970ء میں سوئٹزرلینڈ میں مکرم مشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ سلسلہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ ان کے بعض عرب سفراء کے ساتھ بہت اچھے تعلقات تھے جن میں سے ایک ہزایکسی لینسی سید توفیق عبدالفتاح سفیر جمہوریہ متحدہ عربیہ بھی تھے جو کئی مرتبہ جماعت کی مسجد میں تشریف لا چکے تھے۔ جب ان کی سوئٹزرلینڈ سے تبدیلی ہوئی تو مبلغ احمدیت نے ان کے اعزاز میں ایک الوداعی دعوت دی جس میں تقریر کرتے ہوئے سفیر جمہوریہ متحدہ عرب نے کہا:

سوئٹزرلینڈ میں میرے پہلے سال کے قیام کے دوران مجھے زیورچ میں مسجد کا علم نہ تھا، اس کے بعد مجھے ایک لبنانی ڈاکٹر سے مسجد کا علم ہوا اور ان کی تحریک پر ہم عیدالاضحیٰ کی تقریب میں شریک ہوئے اس کے بعد مَیں آتا رہا اور امام مسجد نے ہمیشہ مجھے خوش آمدید کہا۔ یہاں ہمیں بہت سے سویس اور دوسرے مسلمانوں سے تعارف کا موقعہ ملا جن کے ساتھ اب ہمارے بہت اچھے تعلقات استوار ہو چکے ہیں اور بڑا اچھا رابطہ قائم ہو چکا ہے۔ جب بھی امام صاحب نے مجھے بلایا مَیں نے کبھی آنے میں تامل نہیں کیا۔ امام صاحب کی سرگرمی عمل کو میں شدت سے محسوس کرتا رہا ہوں اور اس مجلس میں اپنے ان جذبات کے اظہار سے مجھے ازحد خوشی ہو رہی ہے۔

امام صاحب! میں پھر آپ کے اس پرتپاک welcome کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں اور مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ مجھے ہمیشہ یاد رہے ہیں اور کبھی نہیں بھولے، جب مجھے قاہرہ جانے کا موقعہ ملا تو مَیں نے وہاں بھی آپ کا ذکر خیر کیا۔ الازہر کے امام سے بھی کئی دفعہ آپ کے متعلق بات ہوئی اور مَیں نے انہیں آپ کے مشن کی کارگزاری سے آگاہ کیا۔ وہ آپ کا اور آپ کے مشن کا ذکر بڑی دلچسپی سے سنتے رہے۔ مَیں نے انہیں آپ کے مشن کی کامیابیوں کی بابت بتایا۔ آپ اور آپ کے سوئٹزرلینڈ میں کارہائے نمایاں کے لئے اپنے ممنونیت کے جذبات کا اظہار ایک حقیر خدمت ہے جو میں بجا لائے بغیر نہیں رہ سکتا۔

(از الفضل 24/ اپریل 1970 صفحہ3)

سپین مشن کے تحت
عرب حکمرانوں کو تبلیغ احمدیت

1970-71 میں سپین مشن کی تبلیغی سرگرمیوں کا دائرہ سپین سے باہر افریقہ اور مشرق وسطی تک وسیع ہو چکا تھا۔ چنانچہ اس مشن کی طرف سے بعض عرب حکمرانوں کو جماعتی لٹریچر ارسال کیا گیا جس کی کسی قدر تفصیل یوں ہے: سفیر مصر "مصطفیٰ لطفی" سفیر شام "نشاۃ الجسی" سفیر مراکو، نمائندہ لیبیا، نمائندہ الجزائر، نمائندہ موریطانیہ کو اسلامی اصول کی فلاسفی (عربی)، اسلام کا اقتصادی نظام (عربی)، **نحن مسلمون** (عربی)، **سفینۃ نوح، دعوۃ الاَحمدیۃ و غرضھا** اور دیگر کتب اور پمفلٹ پیش کئے گئے۔ ان ممالک کے سفارتی عملہ کے باقی ممبروں کو بھی سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا گیا اور کتاب "لماذا أعتقد بالإسلام" کی وسیع تقسیم کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں انور سادات (صدر مصر)۔ بومحی الدین (صدر الجزائر)۔ حسن ثانی (والی مراکش)۔ حبیب بورقیبہ (صدر تیونس)۔ میجر جنرل جعفر نمیری (صدر سوڈان)۔ کرنل قذافی (صدر لیبیا)۔ جنرل حافظ الاسد (صدر شام) کو بھی "**فلسفۃ الاَصول الاِسلامیہ**"۔ "**نظام الاِقتصاد فی الاِسلام**"۔ "**سفینۃ نوح**"۔ "**دعوۃ الأحمدیہ و غرضھا**" وغیرہ عربی لٹریچر بھجوایا گیا۔

(از تاریخ احمدیت جلد 11 صفحہ 69)

(باقی آئندہ)

اعمال کا وہ حصہ جو نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے اخلاق کہلاتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

انسان کے اعمال کا وہ حصہ جو بنی نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے اخلاق کہلاتا ہے۔ اور وہی معاملہ جب خدا تعالیٰ سے کیا جائے تو اسے روحانیت کہتے ہیں۔ اگر کوئی انسان بندوں سے جھوٹ بولتا ہے تو وہ بداخلاق ہے اور اگر خدا سے جھوٹ بولتا ہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ اس کی روحانیت مردہ ہو گئی ہے۔ اور جب کسی کے دونوں پہلو درست ہوں تو تب ہی وہ دیندار اور متقی کہلا سکتا ہے۔ پس جب اخلاق مطابق شریعت کئے جائیں تو وہ روحانیت کے ساتھ مل کر دین کہلاتے ہیں۔ لیکن جب وہی افعال بغیر روحانیت سے اشتراک کے تمدن کے طور پر کئے جائیں تو ایسے انسان کے متعلق کہتے ہیں کہ بڑا با اخلاق ہے۔

مَیں پہلے اخلاق کو لیتا ہوں پھر روحانیت کو بیان کروں گا۔ لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اخلاق اور روحانیت میں فرق صرف یہی ہے کہ ہماری طاقتوں کا ظہور انسانوں کے ساتھ معاملات میں اخلاق کہلاتا ہے اور انہی طاقتوں کا خدا تعالیٰ کے متعلق ظہور روحانیت کہلاتا ہے۔ اس لئے جہاں میں اخلاق بیان کروں گا وہاں ساتھ ہی روحانیت کا بھی پتہ لگ جائے گا۔ اور جہاں فرق بتانے کی ضرورت ہوگی وہاں فرق بیان کر دوں گا۔

اخلاق کے مسئلہ پر غور کرنے سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ خلق کیا چیز ہے۔ اس کے متعلق اسلام کے سوا سب مذہبوں نے اور فلسفیوں نے لغزشیں کھائی ہیں اور اس کی عجیب عجیب تعریفیں کی ہیں۔ مثلاً (1) بعض کے نزدیک خلق اس گہری جڑ رکھنے والے ملکہ کا نام ہے جس سے انسانی اعمال بلا فکر و رویہ آپ ہی آپ سرزد ہوتے ہیں۔ یا جس کے ماتحت انسان بلا فکر و رویہ کسی فعل کے کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔ (2) بعض کے نزدیک خلق وہ نیک مادہ ہے کہ جو انسان کے اندر خدا کی ذات پر دلالت کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ (3) بعض کے نزدیک خلق وہ مادہ ہے جو لمبے تجربہ کے بعد انسان میں پیدا ہو گیا ہے اور اب ورثہ کے طور پر انسانوں میں آتا ہے۔ یورپ کے فلاسفر اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔

میرے نزدیک خلق اس حالت کا نام ہے جبکہ طبعی تقاضے قوت فکر کے ساتھ ملا دیئے جائیں اور ان تقاضوں سے کام لینے والی ہستی مقتدر ہو۔ یعنی چاہے تو ان سے کام لے اور چاہے تو ترک کر دے۔ اگر یہ افعال ایسے وجود سے ظاہر ہوں جس میں قوت فکر نہ ہو تو وہ طبعی تقاضے کہلاتے ہیں جیسے حیوانوں میں ہوتا ہے۔ حیوان محبت اور پیار کرتے ہیں مگر ان کو با اخلاق نہیں کہہ سکتے بلکہ طبعی تقاضے کہتے ہیں۔ پھر اگر اس قسم کے افعال ایسے وجودوں سے ظاہر ہوں جنہیں خاص رنگ میں بنایا گیا ہو جیسے نباتات یا جمادات تو انہیں ظہور قدرت کہیں گے۔

مضمون کا یہ حصہ مشکل ہے۔ اگر بعض دوست اسے نہ سمجھ سکیں تو جب یہ کتاب کی شکل میں چھپ جائے گا اس وقت سمجھ جائیں گے۔ مگر اس کے بغیر چونکہ مضمون کا اگلا حصہ نہیں چل سکتا اس لئے بیان کرتا ہوں۔ اگلا حصہ آسان ہے وہ سب دوست سمجھ سکیں گے۔

(منہاج الطالبین۔ انوار العلوم جلد 9 ص176)

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں آپ کے مقام کی پہچان کروانے کے لئے بے شمار نشانات دکھائے ہیں

آپ کی جماعت میں شامل ہونے والا ہر شخص چاہے وہ دنیا کے کسی بھی خطے میں بستا ہو اس بات کا گواہ بن جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کے دل میں آپ علیہ السلام کے ارفع مقام کی پہچان کو ڈالا۔

ان دنوں جبکہ پاکستان کی بہت زیادہ بھیانک صورتحال ہوتی چلی جارہی ہے احمدی خاص طور پر دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں، اس کی پناہ طلب کریں، اپنے اعمال کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کریں، صدقات پر زور دیں۔

ملتان میں مکرم رانا عطاء الکریم نون صاحب کی شہادت اور مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب طارق (سابق انسپکٹر خدام الاحمدیہ) کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ حاضر کے ساتھ بعض مرحومین کی نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 07/اگست 2009ء بمطابق 07/ظہور 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ -

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُوالْعَرْشِ- يُلْقِى الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ-

(المؤمن:16)

اللہ تعالیٰ جو رَفِيْعُ الدَّرَجٰت ہے، بہت بلند شان والا ہے۔ تمام صفات کا مالک ہے۔ وہ یہ اعلان فرماتا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے جس پر چاہتا ہے روح اتارتا ہے۔ یعنی وہ پیغام دے کر بھیجتا ہے جو روحانی لحاظ سے زندگی بخش پیغام ہوتا ہے۔ جو روحانی مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ ان کو اس بات سے آگاہ کرتا ہے کہ یہ زندگی عارضی ہے اور باقی رہنے والی زندگی اِس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد شروع ہوتی ہے۔ اس لئے اس دنیا میں جو کہ آزمائشوں اور امتحانوں کا گھر ہے ایسے اعمال بجالاؤ جو خدا تعالیٰ کو پسندیدہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم اور ہر زمانہ میں اپنے پیغمبر بھیجے ہیں اور اس زمانہ میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ سے عشق و محبت کی وجہ سے مسیح موعود و مہدی معہود کو بھیجا۔ اس شخص کو بھیجا جس کے متعلق پہلے سے ہی یہ اعلان آنحضرت ﷺ نے کر دیا تھا کہ وہ مہدی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے ہدایت یافتہ ہوگا اور اسلام کی بگڑی ہوئی حالت کو سنوارنے کے لئے مبعوث ہوگا۔ پس یہ روح جو اللہ تعالیٰ کا پاکیزہ کلام ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں سے کرتا ہے۔ یہی روحانی زندگی کا سامان بنتا ہے اور لوگوں کو سیدھے راستے کی طرف چلنے کی راہنمائی کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام بھی ہوا تھا کہ يُلْقِى الرُّوْحَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا ترجمہ کیا ہے کہ جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے اپنی روح ڈالتا ہے۔ یعنی منصب نبوت اس کو بخشتا ہے۔

پھر آپؑ کا ایک اور الہام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا اَنْتَ مِنِّى بِمَنْزِلَةِ رُوْحِىْ تُو مجھ سے بمنزلہ میری روح کے ہے۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے کہ اپنے خاص بندوں میں سے جس پر وہ چاہتا ہے یہ روح ڈال کر ان کے مقام کا رفع کرتا ہے۔ جس کا قرآن کریم میں ایک جگہ یوں ذکر آیا ہے کہ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ - اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ (الانعام:84) کہ ہم جس کو چاہتے ہیں درجات میں بلند کر دیتے ہیں یقیناً تیرا رب بہت حکمت والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔ پس یہ خدا تعالیٰ ہے جو درجات کو بلند کرتا ہے۔ اس دنیا میں اپنے روحانی نظام کو چلانے کے لئے اپنے انبیاء، اولیاء اور مقربین کو بھیجتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ حکیم بھی ہے اور علیم بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ اور علم اس بات کا فیصلہ کرتی ہے کہ کس وقت میں، اور کن میں سے، اور کس کو اپنے خاص پیغام کے ساتھ دنیا کی اصلاح اور انہیں ہوشیار کرنے کے لئے بھیجنا ہے اور اس زمانے میں اس حکیم اور علیم خدا نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح و مہدی بنا کر بھیجا ہے۔ آخرین میں آپ کے مبعوث ہونے کا ذکر خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی فرمایا ہے۔ اور آنحضرت ﷺ نے اس مسیح و مہدی کے مقام و مرتبہ اور ایک خاص نشانی بتا کر اُمّت مسلمہ کو اسے قبول کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ مسلمان اگر آنحضرت ﷺ کے اس پیغام کو غور سے اور صاف دل ہو کر پڑھیں اور سنیں تو کبھی آنحضرت ﷺ کے اس عاشق صادق کی مخالفت نہ کریں بلکہ اسے قبول کرنے کی طرف توجہ کریں۔ آنحضرت ﷺ نے مسیح کو نبی اور اپنے خلیفہ کا مقام عطا فرمایا ہے اور فرمایا کہ جو بھی اس کا زمانہ پائے اسے میرا سلام پہنچائے"۔ یہ حدیث مختصر بھی اور تفصیلی بھی مختلف کتابوں میں ہے۔ المُعجم الکبیر للطبرانی میں بھی ہے۔ پھر ابوداؤد اور مسند احمد بن حنبل میں بھی ہے)۔ پھر آپ نے اپنے مہدی کے متعلق جو مسیح بھی ہے یہ نشانی بتائی جو سنن دار قطنی میں ہے کہ حضرت امام محمد باقر سے روایت ہے (جو حضرت امام حسین کے پوتے امام علی زین العابدین کے صاحبزادے اور امام حسین کے پوتے تھے) کہتے ہیں کہ ہمارے مہدی کی سچائی کے دو نشان ہیں، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں وہ کسی کی سچائی کے لئے اس طرح ظاہر نہیں ہوئے۔ یعنی چاند کو اس کے گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ کو گرہن ہوگا اور سورج کو گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخوں کو گرہن ہوگا۔ اور فرمایا کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ان دونوں کو اس سے پہلے بطور نشان کبھی گرہن نہیں ہوا۔

پس یہاں اس مقام کو بتانے کے لئے آنحضرت ﷺ نے ایک غیر معمولی آسمانی نشانی کی طرف توجہ دلائی ہے جو اپنی شان کے ساتھ 1894ء میں پورا بھی ہوا۔ وہاں "لِمَهْدِيِّنَا"، کہ "ہمارے مہدی کے لئے" کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ فرمایا اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ کہ ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں اور یہ لفظ ہمارے مہدی کا استعمال کر کے اپنے پیار اور قرب کا اظہار فرمایا ہے۔

اس وقت مَیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو بھی مسیح و مہدی آنے والا تھا اس کا ایک مقام تھا اور آنے کی نشانیاں بتائی گئی تھیں اور یہ نشانیاں ہمیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں نظر آتی ہیں اور ان کو دیکھ کر ایک سعید فطرت جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہے۔ آپ کا یہ جو مقام تھا اس میں اللہ تعالیٰ نے کس

طرح آپ کی تائیدات کا وعدہ کیا اور کس طرح آپ کو یہ ارفع مقام دینے کا آپ سے وعدہ فرمایا۔ یہ وعدہ اس زمانہ میں پورا ہوا جب آپ نے دعویٰ فرمایا اور آج تک یہ وعدہ اللہ تعالیٰ پورا فرماتا چلا جا رہا ہے۔ انبیاء کی مخالفت ہوتی ہے آپ کی بھی ہوئی اور ہو رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کی بھی مخالفت ہو رہی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کے مقام کو اس وقت بھی بلندیوں سے سرفراز فرمایا جب آپ نے دعویٰ فرمایا اور آج تک بھی فرماتا چلا جا رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے کہ اللہ فرماتا ہے یَا اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَۃُ عَلٰی شَفَتَیْکَ۔ اِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا یَرْفَعُ اللّٰہُ ذِکْرَکَ وَیُتِمُّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ کہ اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی۔ تو میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ خدا تیرا ذکر بلند کرے گا اور اپنی نعمت دنیا و آخرت میں تیرے پر پوری کرے گا۔ (تذکرہ صفحہ39۔ ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

پھر ایک الہام ہوا کہ حَمَاکَ اللّٰہُ۔ نَصَرَکَ اللّٰہُ ۔رَفَعَ اللّٰہُ حُجَّۃَ الْاِسْلَامِ۔ جَمَالٌ۔ ھُوَا لَّذِیْ اَمْشَاکُمْ فِیْ کُلِّ حَالٍ۔لَا تُحَاطُ اَسْرَارُ الْاَوْلِیَاءِ۔ خدا تیری حمایت کرے گا، خدا تجھ کو مدد دے گا، خدا حجت اسلام کو بلند کرے گا۔ جمال الٰہی ہے۔ جس نے ہر حال میں تیرا تنقیہ کیا ہے۔ (تجھے پاک صاف کیا ہے)۔ خدائے تعالیٰ کو جو اپنے ولیوں میں اسرار ہیں وہ احاطہ سے باہر ہیں اور کوئی کسی راہ سے اس کی طرف کھینچا جاتا ہے اور کوئی کسی راہ سے‘‘۔ (تذکرہ صفحہ 74۔ ایڈیشن چہارم 2004ء مطبوعہ ربوہ)

پس آج خدا تعالیٰ تک پہنچنا ہے اور اللہ تعالیٰ کو دیکھنا ہے اس کا حسن دیکھنا ہے تو آنحضرت ﷺ کے اس عاشق اور مسیح و مہدی کے ساتھ جڑ کر ہی نظر آ سکتا ہے۔ کیا خدا تعالیٰ کی طرف جھوٹ منسوب کر کے کوئی اپنی شان بڑھا سکتا ہے؟ اب تک تو خدا تعالیٰ کو اس طرح جھوٹ منسوب کرنے والے کو ذلیل و رسوا کر دینا چاہئے تھا۔ لیکن نہیں، وہ خدا جو اپنے بندے پر اپنا کلام اتارتا ہے یہ اس خدا تعالیٰ کے سچے اور بھیجے ہوئے کا کلام ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا اور اس نے ہمیں بتایا۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام ہر روز ایک نئی شان سے اوپر ہی اوپر بڑھ رہا ہے۔

خدا تعالیٰ نے آپ سے پھر یہ بھی وعدہ فرمایا تھا کہ ’’وَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ۔ہم تیرا وہ بوجھ جس نے تیری کمر توڑ دی اتار دیا ہے اور تیرے ذکر کو اونچا کر دیا ہے‘‘۔ (تذکرہ صفحہ 74۔ ایڈیشن چہارم 2004ء مطبوعہ ربوہ)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ’’آج حضرت خداوند کریم کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ یَا عَبْدَالرَّافِعِ اِنِّیْ رَافِعُکَ اِلَیَّ ۔اِنِّیْ مُعِزُّکَ لَامَانِعَ لِمَا اُعْطِیْ کہ اے رفعت بخشنے والے خدا کے بندے! مَیں تجھے اپنی جناب میں رفعت بخشوں گا۔ مَیں تجھے عزت اور غلبہ دوں گا، جو کچھ مَیں دوں اسے کوئی بند نہیں کر سکتا۔ (تذکرہ صفحہ 97۔ ایڈیشن چہارم 2004ء مطبوعہ ربوہ)

پس لوگوں کی کوششوں سے وہ فضل جو خدا تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا اور آپ کی جماعت پر بھی جاری ہے۔ اس کو کوئی دنیاوی طاقت بند نہیں کر سکتی۔

پھر ایک الہام ہے کہ ’’اِنِّیْ مَعَکَ یَا اِمَامُ رَفِیْعُ الْقَدْرِ۔ اے عالی قدر امام! مَیں تیرے ساتھ ہوں‘‘۔
(تذکرہ صفحہ 430۔ ایڈیشن چہارم 2004ء مطبوعہ ربوہ)

یہ چند الہامات بیان کرنے کا مقصد میرا یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہامات کے ذریعہ تسلی دی تو آپ کے حق میں زمینی و آسمانی تائیدات کے نشانات بھی دکھائے۔ آپ کی جماعت میں شامل ہونے والا ہر شخص چاہے وہ دنیا کے کسی بھی خطے میں بستا ہو اس بات کا گواہ بن جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کے دل میں آپ علیہ السلام کے ارفع مقام کی پہچان کو ڈالا۔ اور جو بھی نیک نیت اور سعید فطرت ہے خدا تعالیٰ اس کی ہدایت کے سامان پیدا فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں آپ کے مقام کی پہچان کروانے کے لئے بے شمار نشانات دکھائے جن کا بیان تو ممکن نہیں۔ اس وقت مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ان چند باتوں کا ذکر کروں گا جو آپ نے اپنی کتاب انجام آتھم میں درج فرمائی ہیں اور جنہیں آپ نے اُن خاص حالات کے حوالے سے اپنے مقام و مرتبہ اور عزت کا باعث ٹھہرایا ہے۔ انجام آتھم جو کتاب ہے یہ آپ نے عبداللہ آتھم کی وفات پر لکھی تھی۔ اور عبداللہ آتھم وہ تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی سے ایک عبرت کا نشان بنا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اسلام اور آنحضرت ﷺ کی سچائی اور شان کو دنیا پر ظاہر فرمایا۔ بہرحال عبداللہ آتھم ایک پادری تھا۔ اس کی وفات کو بعض علماء اور سجادہ نشینوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دشمنی میں کوئی نشان تسلیم نہ کیا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سب کو دعوت مباہلہ دی اور عربی زبان میں ایک مکتوب لکھا۔ یہ مکتوب کیا دو سو صفحے سے اوپر کی ایک پوری کتاب ہے، اور اس میں اللہ تعالیٰ کی اپنے حق میں تائیدات کا ذکر فرمایا اور اس کے آخر میں آپ نے اُردو زبان میں ایک ضمیمہ لکھا اس میں مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ایک بے بنیاد اعتراض پر جو مولوی عبداللہ غزنوی کے حوالے سے انہوں نے کیا تھا، کتاب کے حاشیہ میں اپنی تائید اور اللہ تعالیٰ کے آپ کو عزت کا مقام دیئے جانے کا ذکر فرمایا ہے۔ تو اس میں سے مَیں کچھ حصہ پیش کروں گا۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ’’سو جاننا چاہئے کہ وہ امور بہ تفصیل ذیل ہیں جو بحکم اَلْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْن ہماری عزت کے موجب ہوئے‘‘۔ فرمایا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ ’’آتھم کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی وہ اپنے واقعی معنوں کی رو سے پوری ہو گئی اور اس دن سے وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی جو...... براہین احمدیہ...... میں لکھی گئی تھی۔ آتھم اصل منشاء الہام کے مطابق مر گیا اور تمام مخالفوں کا منہ کالا ہوا۔ ان کی تمام جھوٹی خوشیاں خاک میں مل گئیں۔ اس پیشگوئی کے واقعات پر اطلاع پا کر صدہا دلوں کا کفر ٹوٹا اور ہزاروں خط اس کی تصدیق کے لئے پہنچے اور مخالفوں اور مکذبوں پر وہ لعنت پڑی جواب دم نہیں مار سکتے‘‘۔

پھر فرمایا کہ ’’وہ امر جو مباہلے کے بعد میری عزت کا موجب ہوا وہ ان عربی رسالوں کا مجموعہ ہے جو مخالف مولویوں اور پادریوں کے ذلیل کرنے کے لئے لکھا گیا تھا اور انہیں میں سے یہ عربی مکتوب ہے جواب نکلا۔ (جو آپ نے انجام آتھم میں لکھا تھا)۔ ’’کیا اس کے دوسرے بھائی ان رسائل کے مقابل پر مر گئے؟ اور کچھ بھی لکھ نہ سکے؟‘‘ (یہ عبدالحق کے حوالے سے بات ہو رہی ہے) ’’اور دنیا نے یہ فیصلہ کر دیا کہ عربی دانی کی عزت اسی شخص یعنی اس راقم کے لئے مسلم ہے‘‘۔ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے)۔ ’’جس کو کافر ٹھہرایا گیا ہے اور یہ سب مولوی جاہل ہیں‘‘۔

فرماتے ہیں کہ ’’اسی وقت میں خدا نے شیخ محمد حسین بٹالوی کا وہ الزام کہ اس شخص کو عربی میں ایک صیغہ نہیں آتا میرے سر پر سے اتارا۔ اور محمد حسین اور دوسرے مخالفین کی جہالت کو ظاہر کیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَلٰی ذٰلِکَ‘‘۔

پھر فرماتے ہیں کہ ’’تیسرا وہ امر جو میری عزت کا موجب ہوا وہ قبولیت ہے جو مباہلے کے بعد دنیا میں کھل گئی۔ مباہلے سے پہلے میرے ساتھ شاید تین چار سو آدمی ہوں گے اور اب آٹھ ہزار سے کچھ زیادہ وہ لوگ ہیں جو اس راہ میں جان فشاں ہیں‘‘۔ (یہ 1893ء کی بات ہے) ’’اور جس طرح اچھی زمین کی کھیتی جلد جلد نشوونما پکڑتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے ایسا ہی فوق العادت طور پر اس جماعت کی ایک ترقی ہو رہی ہے۔ نیک روحیں اس طرف دوڑتی چلی آتی ہیں اور خدا زمین کو ہماری طرف کھینچتا چلا آتا ہے‘‘ (اور یہ اللہ تعالیٰ کا جو نشان ہے اس کو ہم آج بھی پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ جس کا میں نے کچھ ذکر اپنے جلسے کی رپورٹ میں بھی کیا تھا)۔ فرماتے ہیں کہ ’’مباہلہ کے بعد ہی ایک ایسی عجیب قبولیت پھیلی ہے کہ اس کو دیکھ کر ایک رقت پیدا ہوتی ہے۔ ایک دو اینٹ سے اب ایک محل تیار ہو گیا ہے اور ایک دو قطرے سے اب ایک نہر معلوم ہوتی ہے‘‘ (اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دیکھیں کہ نہریں بھی بڑے بڑے دریاؤں کی اور تیز اور تند دریاؤں کی شکل اختیار کرتی چلی جا رہی ہیں اور باوجود تمام تر مخالفتوں کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں لوگ شامل ہو رہے ہیں)۔ فرمایا کہ ’’فرشتے کام کر رہے ہیں اور دلوں میں نور ڈال رہے ہیں سو دیکھو...... کیسی عزت ہم کو ملی۔ سچ کہو کیا یہ خدا کا فعل ہے یا انسان کا‘‘۔

پھر فرمایا ’’وہ امر جو مباہلے کے بعد میری عزت کا موجب ہوا، رمضان میں خسوف و کسوف ہے۔ کتب حدیث میں صدہا برسوں سے یہ لکھا ہوا چلا آتا تھا کہ مہدی کی تصدیق کے لئے رمضان میں خسوف کسوف ہو گا اور آج تک کسی نے نہیں لکھا کہ پہلے اس سے کوئی ایسا مہدویت کا مدعی ظاہر ہوا تھا جس کو خدا نے یہ عزت دی ہو کہ اس کے لئے رمضان میں خسوف کسوف ہو گیا ہو۔ سو خدا نے مباہلہ کے بعد یہ عزت بھی میرے نصیب کی‘‘۔

فرماتے ہیں کہ ’’اے اندھو! اب سوچو کہ مباہلہ کے بعد یہ عزت کس کو ملی؟ عبدالحق تو میری ذلت کے لئے دعائیں کرتا تھا۔ یہ کیا واقعہ پیش آیا کہ آسمان بھی مجھے عزت دینے کے لئے جھکا۔ کیا تم میں ایک بھی سوچنے والا نہیں جو اس بات کو سوچے۔ کیا تم میں ایک بھی دل نہیں جو اس بات کو سمجھے۔ زمین نے عزت دی، آسمان نے عزت دی اور قبولیت پھیل گئی‘‘۔

پھر فرمایا ’’پانچواں وہ امر جو مباہلے کے بعد میرے لئے عزت کا موجب ہوا علم قرآن میں اتمام حجت ہے۔ مَیں نے یہ علم پا کر تمام مخالفوں کو کیا عبدالحق کا گروہ کیا بطالوی کا گروہ، غرض سب کو بلند آواز سے اس بات کے لئے مدعو کیا کہ مجھے علم حقائق اور معارف قرآن دیا گیا ہے تم لوگوں میں سے کسی کی مجال نہیں کہ میرے مقابل پر قرآن شریف کے حقائق و معارف بیان کر سکے۔ سو اس اعلان کے بعد میرے مقابل ان میں سے کوئی بھی نہ آیا اور اپنی جہالت پر جو تمام ذلتوں کی جڑ ہے انہوں نے مہر لگا دی‘‘۔ فرماتے ہیں ’’اور اسی زمانے میں کتاب کرامات الصادقین لکھی گئی۔ اس کرامت کے مقابل پر کوئی شخص ایک حرف بھی نہ لکھ سکا‘‘۔ پھر فرماتے ہیں ’’اور کیا اب تک یہ ثابت نہ ہوا کہ مباہلہ کے بعد یہ عزت خدا نے مجھے دی‘‘۔

’’چھٹا امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت اور عبدالحق کی ذلت کا موجب ہوا یہ ہے کہ عبدالحق نے مباہلے کے بعد اشتہار دیا تھا کہ ایک فرزند اس کے گھر میں پیدا ہو گا اور مَیں نے بھی خدا تعالیٰ سے الہام پا کر یہ اشتہار انوار الاسلام میں شائع کیا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے لڑکا عطا کرے گا۔ سو خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے میرے گھر میں تو لڑکا پیدا ہو گیا جس کا نام شریف احمد ہے‘‘ (حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی پیدائش کا بیان ہے) ’’اور قریباً پونے دو برس کی عمر رکھتا ہے۔ اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہئے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا

کہاں گیا''۔ فرماتے ہیں'' کیااس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وہ پورا نہ ہوا اور جو کچھ مَیں نے خدا کے الہام سے کہا خدا نے اس کو پورا کر دیا''۔

پھر فرماتے ہیں'' ساتواں امر جو مباہلے کے بعد میری عزت اور قبولیت کا باعث ہوا خدا کے راستباز بندوں کا وہ مخلصانہ جوش ہے جو انہوں نے میری خدمت کے لئے دکھلایا۔ مجھے کبھی یہ طاقت نہ ہوگی کہ مَیں خدا کے ان احسانات کا شکرادا کرسکوں جو روحانی اور جسمانی طور پر مباہلہ کے بعد میرے وارد حال ہو گئے۔ روحانی انعامات کا نمونہ میں لکھ چکا ہوں یعنی یہ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے وہ علم قرآن اور علم زبان محض اعجاز کے طور پر بخشا کہ اس کے مقابل پر صرف عبدالحق کیا بلکہ کُل مخالفوں کی ذلت ہوئی۔ ہر ایک خاص و عام کو یقین ہو گیا کہ یہ لوگ صرف نام کے مولوی ہیں''۔ فرماتے ہیں'' اور جسمانی نعمتیں جو مباہلہ کے بعد میرے پر وارد ہوئیں وہ مالی فتوحات ہیں جو اس درویش خانہ کے لئے خدا تعالیٰ نے کھول دیں۔ مباہلہ کے روز سے آج تک پندرہ ہزار کے قریب فتوح غیب کا روپیہ آیا جو اس سلسلہ کے ربّانی مصارف میں خرچ ہوا''۔ فرماتے ہیں'' خدا نے ایسے مخلص اور جان فشان ارادتمند ہماری خدمت میں لگا دیئے کہ جو اپنے مال کو اس راہ میں خرچ کرنا اپنی سعادت دیکھتے ہیں''۔

پھر آگے آپ نے اپنے چند مخلصین کا نام لے کے ذکر بھی فرمایا ہے جنہوں نے ہزاروں روپیہ اسلام کی خاطر احمدیت کی ترقی کی خاطر دیا اور ماہوار بھی دیتے چلے گئے۔ اور آج بھی ہم دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی تائید کا یہ نشان کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔ مالی لحاظ سے بھی اور تعداد کے لحاظ سے بھی۔ اور روحانی لحاظ سے بھی اور روحانی لحاظ سے ترقی سب سے اہم چیز ہے جو ہونی چاہئے۔

پھر'' آٹھواں امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت زیادہ کرنے کے لئے ظہور میں آیا کتاب ست بچن کی تالیف ہے۔ اس کتاب کی تالیف کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے وہ سامان عطا کئے جو تین سو برس سے کسی کے خیال میں بھی نہیں آئے تھے''۔ (یہ چولہ بابا نانک کے بارہ میں ہے کہ وہ اتنا عرصہ محفوظ رہا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے یہ ظاہر ہوا کہ بابا نانک جو تھے وہ مسلمان ہوئے)۔ آپ فرماتے ہیں'' مَیں اس کتاب میں باوا نانک صاحب کی نسبت ثابت کر چکا ہوں کہ باوا صاحب درحقیقت مسلمان تھے اور لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ آپ کا ورد تھا۔ آپ بڑے صالح آدمی تھے۔ آپ نے دو مرتبہ حج بھی کیا''۔ اور اسی چولہ کو ایک زمانے میں غائب کر دیا گیا تھا لیکن اب پھر یہ ایک خاندان کے پاس محفوظ ہے۔ ہمارے جلسے پہ ایک سکھ مہمان بیدی صاحب آئے تھے۔ انہوں نے اس کا ذکر بھی کیا تھا کہ ان کے خاندان کے پاس محفوظ ہے۔

پھر ایک نشانی یہ ہے کہ'' نواں امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت کے زیادہ ہونے کا موجب ہوا یہ ہے کہ اس عرصہ میں آٹھ ہزار کے قریب لوگوں نے میرے ہاتھ میں بیعت کی اور بعض قادیان پہنچ کر اور بعض نے بذریعہ خط توبہ کا اقرار کیا۔ پس میں یقیناً جانتا ہوں کہ اس قدر بنی آدم کی توبہ کا ذریعہ جو مجھ کو ٹھہرایا گیا یہ اس قبولیت کا نشان ہے جو خدا کی رضامندی کے بعد حاصل ہوتی ہے اور مَیں دیکھتا ہوں کہ میری بیعت کرنے والوں میں دن بدن صلاحیت اور تقویٰ ترقی پذیر ہے''۔

اور یہی چیز ہے جیسا کہ مَیں نے کہا صلاحیت اور تقویٰ کی ترقی جو ہے جماعت کو اس میں بڑھتے چلے جانا چاہئے۔ صرف تعداد بڑھنا کافی نہیں ہے اس لئے ہمیں احمدیوں کو اپنی روحانی حالتوں کی طرف بھی توجہ دینے کی ہر وقت ضرورت ہے۔

فرماتے ہیں'' .... مَیں اکثر کو دیکھتا ہوں کہ سجدے میں روتے اور تہجد میں تضرع کرتے ہیں۔ ناپاک دل کے لوگ ان کو کافر کہتے ہیں اور وہ اسلام کا جگر اور دل ہیں''۔

پس یہ معیار ہیں جو آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سوں میں قائم بھی ہیں اور ہمیں قائم رکھنے کی کوشش بھی کرنی چاہئے۔

پھر فرماتے ہیں'' اب ہمارے مخالفین کو سوچنا چاہئے کہ اس باغ کی ترقی اور سرسبزی عبدالحق کے مباہلہ کے بعد کس قدر ہوئی ہے۔ یہ خدا کی قدرت نے کیا ہے۔ جس کی آنکھیں ہوں وہ دیکھے۔ ہماری امرتسر کی مخلص جماعت۔ ہماری لاہور کی مخلص جماعت۔ ہماری سیالکوٹ کی مخلص جماعت ہے۔ ہماری کپورتھلہ کی مخلص جماعت ہے۔ ہماری ہندوستان کے شہروں کی مخلص جماعتیں وہ نور اخلاص اور محبت اپنے اندر رکھتی ہیں کہ اگر ایک بافراست آدمی، ایک مجمع میں ان کے منہ دیکھے تو یقیناً سمجھ لے گا کہ یہ خدا کا ایک معجزہ ہے جو ایسے اخلاص ان کے دل میں بھر دیئے۔ ان کے چہروں پر ان کی محبت کے نور چمک رہے ہیں۔ وہ ایک پہلی جماعت ہے جس کو خدا صدق کا نمونہ دکھلانے کے لئے تیار کر رہا ہے''۔

یہاں اس حوالے سے مَیں اس جگہ سے منسوب ہونے والے، ان شہروں سے منسوب ہونے والے، ہندوستان سے منسوب ہونے والے لوگوں سے بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اپنے آباء و اجداد کی ان قربانیوں اور اخلاص کو ہمیشہ یاد رکھیں اور اس میں ترقی کرتے چلے جائیں کہ یہی چیز جو ہے وہ جماعتی ترقی کا بھی موجب بننے والی ہے اور حقیقی رنگ میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جوڑ کر ان تمام فیضوں سے فیضیاب کرنے والی ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا ہے اور آج تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان سے باہر نکل کر بھی دنیا کی جماعتوں میں یہ اخلاص پیدا ہو رہا ہے۔ کیا یورپ کیا ایشیا کیا افریقہ۔ پس ہر جماعت کو اپنے روحانی معیاروں کو بلند کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ترقی کرتے چلے جانا چاہئے۔

پھر فرمایا'' دسواں امر جو عبدالحق کے مباہلہ کے بعد میری عزت کا موجب ہوا جلسہ مذاہب لاہور ہے۔ اس جلسہ کے بارہ میں مجھے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ جس رنگ اور نورانیت کی قبولیت میرے مضمون کے پڑھنے میں پیدا ہوئی اور جس طرح دلی جوش سے لوگوں نے مجھے اور میرے مضمون کو عظمت کی نگاہ سے دیکھا کچھ ضرورت نہیں کہ مَیں اس کی تفصیل کروں۔ بہت سی گواہیاں اس بات پر سن چکے ہو کہ اس مضمون کا جلسہ مذاہب پر ایسا فوق العادت اثر ہوا تھا کہ گویا ملائک آسمان سے نور کے طبق لے کر حاضر ہو گئے تھے۔ ہر ایک دل اس کی طرف ایسا کھینچا گیا تھا کہ گویا ایک دست غیب اس کو کشاں کشاں عالم وجد کی طرف لے جا رہا ہے۔ جب لوگ بے اختیار بول اٹھے تھے کہ اگر یہ مضمون نہ ہوتا تو آج بباعث محمد حسین وغیرہ کے اسلام کو سبکی اٹھانی پڑتی۔ ہر ایک پکارتا تھا کہ آج اسلام کی فتح ہوئی۔ مگر سوچو کہ کیا یہ فتح ایک دجال کے مضمون سے ہوئی؟ پھر مَیں کہتا ہوں کیا ایک کافر کے بیان میں یہ حلاوت اور یہ برکت اور یہ تاثیر ڈال دی گئی۔ وہ جو مومن کہلاتے تھے اور آٹھ ہزار مسلمانوں کو کافر کہتے تھے جیسے محمد حسین بٹالوی خدا نے اس جلسہ میں کیوں ان کو ذلیل کیا۔ کیا یہ وہی الہام نہیں کہ'' مَیں تیری اہانت کرنے والوں کی اہانت کروں گا''۔ اس جلسہ اعظم میں ایسے شخص کو کیوں عزت دی گئی جو مولویوں کی نظر میں کافر مرتد ہے۔ کیا کوئی مولوی اس کا جواب دے سکتا ہے۔ پھر علاوہ اس عزت کے جو مضمون کی خوبی کی وجہ سے عطا ہوئی اسی روز وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی جو اس مضمون کے بارے میں پہلے سے شائع کی گئی تھی۔ یعنی یہ کہ یہی مضمون سب مضمونوں پر غالب آئے گا اور وہ اشتہار تمام مخالفوں کی طرف جلسے سے پہلے روانہ کئے گئے تھے۔ .... سو اس روز وہ الہام بھی پورا ہوا اور شہر لاہور میں دھوم مچ گئی کہ نہ صرف مضمون اس شان کا نکلا جس سے اسلام کی فتح ہوئی بلکہ ایک الہامی پیشگوئی بھی پوری ہوگئی''۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے اسلامی اصول کی فلاسفی کا یہ مضمون پڑھا تھا۔

فرماتے ہیں کہ'' ...... سو یہ عزتیں اور قبولیتیں ہم کو تو مباہلہ کے بعد ملیں۔ اب کوئی مولوی ہمیں سمجھاوے کہ عبدالحق نے مباہلہ کے بعد کون سی عزت دنیا میں پائی۔ کون سی قبولیت اس کی لوگوں میں پھیلی۔ کون سے مالی فتوحات کے دروازے اس پر کھلے۔ کون سی علمی فضیلت کی پگڑی اس کو پہنائی گئی''۔ فرماتے ہیں'' یہ دس برکتیں مباہلے کی ہیں جو مَیں نے لکھی ہیں۔ پھر کیسے خبیث وہ لوگ ہیں جو اس مباہلے کو بے اثر سمجھتے ہیں۔ فَعَلَیْھِمْ اَنْ یَّتَدَبَّرُوْا وَیُفَکِّرُوْا فِیْ ھٰذِہِ الْعَشَرَۃِ الْکَامِلَۃِ ''۔

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد 11صفحہ 309تا 317حاشیہ)

پس اللہ تعالیٰ نے ہر موقع پر آپؑ کو نشان دکھائے ہیں۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ کے اپنے حق میں نشانات کا ذکر کرتے ہوئے اور اس ارفع شان کا ذکر کرتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی اور ساتھ ہی یہ کہ دشمن کس طرح نامراد ہوئے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ'' مَیں بموجب آیت کریمہ وَاَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ اپنی نسبت بیان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے ...... وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر ہی میں مجھے عطا کی گئی ہے۔ میری تائید میں اس نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں .... کہ اگر مَیں ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔ (یہ 1906ء کی بات ہے) اور اگر کوئی میری قسم کا اعتبار نہ کرے تو میں اس کو ثبوت دے سکتا ہوں۔ بعض نشان اس قسم کے ہیں جن میں خدا تعالیٰ نے ہر ایک محل پر اپنے وعدہ کے موافق مجھ کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھا۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جن میں ہر محل میں اپنے وعدہ کے موافق میری ضرورتیں اور حاجتیں اس نے پوری کیں۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جن میں اس نے بموجب اپنے وعدہ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ کے، میرے پر حملہ کرنے والوں کو ذلیل و رسوا کیا'' (اور اس بات کے نمونے ہم آج بھی دیکھ رہے ہیں۔ کئی جگہوں پر نظر آتے ہیں۔ اس الہام کے پورا ہونے کے کئی واقعات ہیں اور مختلف ملکوں میں یہ واقعات رونما ہو رہے ہیں)۔

پھر فرماتے ہیں کہ'' بعض نشان اس قسم کے ہیں جو مجھ پر مقدمہ دائر کرنے والوں پر اس نے اپنی پیشگوئیوں کے مطابق مجھ کو فتح دی۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو میری مدت بعثت سے پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ جب سے دنیا پیدا ہوئی یہ مدت دراز کسی کاذب کو نصیب نہیں ہوئی۔ اور بعض نشان اس زمانے کی حالت دیکھنے سے پیدا ہوتے ہیں''۔ (اور یہی حالت آج کل بھی اور امام کی ضرورت کا تقاضا کرتی ہے۔ جب ہر جگہ ظَھَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا نظارہ ہمیں نظر آتا ہے اور خاص طور پر مسلمان کہلانے والے جو ممالک ہیں ان میں سب سے زیادہ بے سکونی بڑھ رہی ہے اور فساد پیدا ہو رہا ہے۔ فرماتے ہیں'' اور بعض نشان زمانہ کی حالت دیکھنے سے پیدا ہوتے ہیں یعنی یہ کہ زمانہ کسی امام کے پیدا ہونے کی ضرورت کو تسلیم کرتا ہے۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جس میں دوستوں کے حق میں میری دعائیں منظور ہوئیں۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو شریر دشمنوں پر میری بددعا کا اثر ہوا۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں میری دعا سے بعض خطرناک بیماروں

نے شفا پائی اور ان کی شفا سے پہلے مجھے خبر دی گئی۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے ممتاز لوگوں کو جو مشاہیر فقراء میں سے تھے خوابیں آئیں اور آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ جیسے سجادہ نشین صَاحِبُ الْعَلَمْ سندھ جن کے مرید ایک لاکھ کے قریب تھے اور جیسے خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں والے۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں کہ ہزار ہا انسانوں نے محض اس وجہ سے میری بیعت کی کہ خواب میں ان کو بتلایا گیا کہ یہ سچا ہے اور خدا کی طرف سے ہے"۔ (اور یہ نظارے ہم آج بھی دیکھتے ہیں) "اور بعض نے اس وجہ سے بیعت کی کہ آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا اور آپ نے فرمایا کہ دنیا ختم ہونے کو ہے اور یہ خدا کا آخری خلیفہ اور مسیح موعود ہے۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو بعض اکابر نے میری پیدائش یا بلوغ سے پہلے میرا نام لے کر میرے مسیح موعود ہونے کی خبر دی۔ جیسے نعمت اللہ ولی اور میاں گلاب شاہ ساکن جمال پور ضلع لدھیانہ"۔ (حقيقة الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحه 70-71)

پھر آپ فرماتے ہیں ایک جگہ کہ "جب مَیں 1904ء میں کرم دین کے فوجداری مقدمے کی وجہ سے جہلم میں جا رہا تھا تو راہ میں مجھے الہام ہوا اُرِیْکَ بَرَکَاتٍ مِنْ کُلِّ طَرَفٍ یعنی ہر ایک پہلو سے تجھے برکتیں دکھلاؤں گا۔ اور یہ الہام اسی وقت تمام جماعت کو سنا دیا گیا بلکہ اخبار الحکم میں درج کر کے شائع کیا گیا اور یہ پیشگوئی اس طرح پوری ہوئی۔ کہ جب میں جہلم کے قریب پہنچا تو تخمیناً دس ہزار سے زیادہ آدمی ہوگا کہ وہ میری ملاقات کے لئے آیا اور تمام سڑک پر آدمی تھے اور ایسے انکسار کی حالت میں تھے کہ گویا سجدے کرتے تھے اور پھر ضلع کی کچہری کے اردگرد اس قدر لوگوں کا ہجوم تھا کہ حکام حیرت میں پڑ گئے۔ گیارہ سو آدمیوں نے بیعت کی اور قریباً دو سو کے عورت بیعت کر کے اس سلسلہ میں داخل ہوئی۔ اور کرم دین کا مقدمہ جو میرے پر تھا خارج کیا گیا اور بہت سے لوگوں نے ارادت اور انکسار سے نذرانے اور تحفے پیش کئے اور اس طرح ہم ہر ایک طرف سے برکتوں سے مالا مال ہو کر قادیان میں واپس آئے اور خدا تعالیٰ نے نہایت صفائی سے وہ پیشگوئی پوری کی"۔

پھر آپ فرماتے ہیں "براہین احمدیہ میں ایک یہ پیشگوئی ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی زَادَ مَجْدَکَ یَنْقَطِعُ اٰبَاءُکَ وَیُبْدَءُ مِنْکَ۔ (دیکھو براہین احمدیہ صفحه 490) (ترجمہ) خدا ہر ایک عیب سے پاک اور بہت برکتوں والا ہے وہ تیری بزرگی زیادہ کرے گا۔ تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور خدا اس خاندان کی بزرگی کی تجھ سے بنیاد ڈالے گا۔ یہ اس وقت کی پیشگوئی ہے کہ جب کسی قسم کی عظمت میری طرف منسوب نہیں ہوتی تھی اور مَیں ایسے گمنام کی طرح تھا جو گویا دنیا میں نہیں تھا۔ اور وہ زمانہ جب یہ پیشگوئی کی گئی اس پر اب قریباً 30 برس گزر گئے۔ اب دیکھنا چاہئے کہ یہ پیشگوئی کس صفائی سے پوری ہوئی جو اس وقت ہزار ہا آدمی میری جماعت کے حلقہ میں داخل ہیں۔ اور اس سے پہلے کون جانتا تھا کہ اس قدر میری عظمت دنیا میں پھیلے گی۔ پس افسوس ان پر جو خدا کے نشانوں پر غور نہیں کرتے۔ پھر اس پیشگوئی میں جس کثرت نسل کا وعدہ تھا اس کی بنیاد بھی ڈالی گئی۔ کیونکہ اس پیشگوئی کے بعد چار فرزند نرینہ اور ایک پوتا اور دو لڑکیاں میرے گھر میں پیدا ہوئیں۔ جو اس وقت موجود نہ تھیں"۔

(حقيقة الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحه 263 تا 265)

آج جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جسمانی اولاد بھی دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور روحانی اولاد بھی دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور ہر دن اس میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ہم ہر روز ہر قوم اور ہر ملک میں ایک نیا نشان دیکھ رہے ہیں۔ "غلام احمد کی جے" کا نعرہ لگ رہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جو سچے وعدوں والا ہے حضرت مسیح موعودؑ کی شان کو بلند فرماتا چلا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلند شان عطا فرمائی اور ہر موقع پر آپ کی تائید اور نصرت کے لئے نشانات ہمیں دکھائے وہ جسے چاہتا ہے عزت عطا فرماتا ہے جیسا کہ اس نے فرمایا وہ جھوٹے وعدوں والا خدا نہیں ہے۔ آج تک وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدے پورے کرتا چلا جا رہا ہے۔ اس کا یہ وعدہ بھی یقیناً پورا ہوگا کہ وہ قیامت تک آپ کے ماننے والوں کو دوسروں پر غلبہ عطا فرمائے گا۔ پس ہر احمدی کو اُس غلبہ کا حصہ بننے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام دعاوی پر کامل یقین رکھتے ہوئے، اس پر مضبوطی سے قائم ہوتے ہوئے یہ کوشش کرنی چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس سے چمٹائے رکھے۔ ان انعامات سے فیض پانے کے لئے جن کا اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فرمایا ہے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے رہنے کی ضرورت ہے۔

مخالفین احمدیت وقتاً فوقتاً اپنے دل کے بغض اور کینے ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ پاکستان میں تو عمومی طور پر بھی یہ حالت ہے کہ اسلام کے نام پر اور اللہ اور رسول کے نام پر اسلام کی تعلیم کے خلاف جس کے اوپر کسی بھی مولوی کو اپنے پسند کا نہ ہو کوئی شخص اس کو پکڑا دیتے ہیں کینے ظاہر کرتے ہیں اور ظلم کرتے چلے جاتے ہیں اسلام کو بدنام کرنے کے لئے۔ اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ آج پورا ملک ساری دنیا میں بدنام ہے جہاں انہوں نے احمدیوں پر ظلم کرتے ہوئے انہیں عبادتوں سے روکا تھا۔ ان کو کلمے سے روکا تھا۔ وہ احمدیوں کے کلمے تو چھین نہیں سکے احمدیوں کو عبادتوں سے تو روک نہیں سکے۔ لیکن اپنی ان کی یہ حالت ہے کہ آپس میں لڑائیاں، فتنہ فساد، مسجدیں بند ہوئی ہیں اور ان کی حکومت کے ذریعہ سے ان کی مسجدیں گرائی جاتی ہیں۔ وہاں سے اسلحہ نکل رہا ہوتا ہے۔ یہ تو ایک عمومی حالت ہے۔ لیکن اسلام کے نام پر اب وہاں ظلم کی انتہا اتنی بڑھ گئی ہے کہ پچھلے دنوں میں عیسائیوں پر جو غیر مسلم اقلیت ہے، بربریت کا ایک انتہائی بھیانک نمونہ دکھایا گیا ہے۔ مُلّاں جس کو چاہے اسلام کے نام پر، کسی بھی کام کو غیر اسلامی فعل قرار دے کر اس پر ظلم کروا لیتا ہے۔ عمومی حالت ملک میں لاقانونیت ہے۔ لاقانونیت کا دور دورہ ہے۔ نعرہ تو یہ لگاتے ہیں کہ قانون کی بالادستی ہے۔ عدلیہ بحال ہوگئی فلاں یہ ہو گیا لیکن عملاً یہ بالادستی صرف سیاسی مفادات کے لئے ہے اور جہاں کسی غریب شہری کے حقوق دلوانے کا سوال آتا ہے وہاں ان کے یہ سب قانون ختم ہو جاتے ہیں۔ تو اس لحاظ سے بھی احمدیوں کا فرض بنتا ہے کہ دعا کریں اپنے ملک کے لئے جو پاکستان کے احمدی ہیں خاص طور پر۔ پاکستان میں تو خاص طور پر جیسا کہ مَیں نے کہا احمدیوں پر ظلموں کی انتہا ہوتی رہتی ہے اور ہوتی چلی جا رہی ہے۔ جب سے انہوں نے یہ قانون پاس کیا 1974ء میں اور پھر 1984ء میں۔ جو چاہے اپنے خود ساختہ اسلام کے نام پر جس کو مرضی ظلم کا نشانہ بنا لے اور قانون جو ہے سیاستدان جو ہیں وہ اپنی مصلحتوں کے تحت اپنی سیاسی بقا کے لئے مولویوں کے ہاتھوں میں ہیں اور مولوی کے خوف سے کوئی بھی ایسا نہیں جو انصاف کے تقاضے پورا کر سکے۔ پس احمدی ان دنوں میں خاص طور پر جبکہ پاکستان کی بہت زیادہ بھیانک صورتحال ہوتی چلی جا رہی ہے دعا کریں، خاص طور پر پاکستان کے احمدی اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں، اس کی پناہ طلب کریں، اپنے اعمال کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کریں، صدقات پر زور دیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدے ہیں۔ جماعت احمدیہ نے ترقی کرنی ہے انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہر شر سے ہر احمدی کو محفوظ رکھے اور جماعت کو پاکستان میں بھی اور دوسری جگہوں پر بھی اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔

UK کا جو جلسہ ہوا ہے۔ اس جلسہ کے بعد سے بعض عرب ممالک میں بھی وہاں کی انتظامیہ نے احمدیوں کو تنگ کرنا شروع کیا ہے۔ وہ حرکت میں آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل دے کہ وہ مخالفت کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کو مانیں اور آنحضرت ﷺ کے سلام کا پیغام مسیح و مہدی تک پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کے ایمان میں مضبوطی پیدا کرے۔

آج بھی ایک افسوسناک خبر ہے۔ ملتان میں ہمارے ایک نوجوان مکرم رانا عطاء الکریم نون صاحب تھے۔ ان کو کل تین مسلح نوجوانوں نے گھر میں گھس کے شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی عمر 36 سال تھی۔ موصی تھے اور جماعت سے بڑا اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ کچھ عرصہ سے ان کو شک تھا کیونکہ بعض مشکوک افراد ان کے گھر کے اردگرد پھر رہے تھے اس وجہ سے دو بھائی جو تھے وہ باری باری رات کو بھی گھر کا پہرہ دیا کرتے تھے۔ ان کی شہادت اس طرح ہوئی ہے کہ یہ اپنے گھر سے دس پندرہ منٹ کے لئے نکلے ہیں۔ کسی دکان پر گئے ہیں، دھوبی کی۔ وہاں چند منٹ لگے ہیں لیکن غلطی سے کمرے کے باہر کا جو دروازہ تھا، اس کا جو سٹنگ روم تھا، وہ کھلا چھوڑ گئے اور تین مسلح افراد جو تھے وہ گھر کے اندر آ گئے۔ گھر والوں کو انہوں نے کمرے میں بند کر دیا اور وہیں چھپ گئے۔ جب یہ گھر میں داخل ہوئے ہیں تو ان پر فائر کئے اور ان کو تین گولیاں لگیں۔ موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ پڑھے لکھے تھے کاروباری آدمی تھے۔ انہوں نے ایگریکلچر میں ماسٹر کی تعلیم حاصل کی ہوئی تھی۔ ان کے پسماندگان میں والدین ہیں، اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں ہیں اور تین بہنیں اور چار بھائی ہیں اس وقت مَیں ان کا جنازہ پڑھاؤں گا۔

ایک جنازہ اس وقت حاضر بھی ہے جو کہ چوہدری عنایت اللہ صاحب طارق کا ہے جو انسپکٹر رہے ہیں خدام الاحمدیہ میں۔ یہ 4 راگست کو فوت ہوئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ بھی واقف زندگی تھے اور پچاس سال سے زائد عرصہ انہوں نے جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ نیک انسان تھے، سلسلہ کا درد رکھنے والے، باوفا، خلافت سے انتہائی وفا کا تعلق تھا۔ ان کے ایک بیٹے حبیب اللہ طارق جرمنی میں سیکرٹری صنعت و تجارت ہیں اور ایک اور بیٹے ہمارے مبلغ ہیں فضل اللہ طارق صاحب جو آج کل فجی کے امیر اور مشنری انچارج ہیں۔ مرزا عبدالرشید صاحب جو یہاں ہیں نائب صدر انصار اللہ ان کے یہ سُسر تھے۔ ان کا جنازہ حاضر ہے۔ تو ان کے ساتھ یہ جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔

اور اس کے علاوہ بھی پہلے شاید اعلان ہو چکا ہے بعض غائب جنازے ہیں۔ وہ بھی ساتھ ہی ادا ہوں گے۔ ایک مکرم محمد حسین صاحب لاس اینجلس امریکہ کا۔ دوسرا ہے چوہدری خادم حسین صاحب اسد۔ یہ ناصر آباد سندھ کے مینیجر رہے ہیں، سندھ میں تھے کنری میں رہتے تھے۔ ہمارے ڈاکٹر طارق باجوہ صاحب جو یہاں ہیں ان کے یہ والد تھے۔ اور مکرم لؤئی نحوی صاحب، یہ سیریا کے ہیں۔ سجاد احمد صاحب مربی ہیں ان کو بھی کسی نے وہاں ربوہ میں ہی شہید کر دیا تھا۔ امۃ البصیر مہرین صاحبہ ہیں لاہور کی اور حنا حمید صاحبہ ہیں یہ بھی لاہور کی ہیں۔ ان سب کے جنازے ابھی جنازہ حاضر کے ساتھ ہی ادا کئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کے درجات بلند فرمائے، ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے لواحقین کو بھی صبر اور ہمت اور حوصلہ دے۔

خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے زیر ہدایت
مختلف زبانوں میں
تراجم قرآن کریم کی اشاعت

(نصیر احمد قمر۔ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن)

ڈچ ترجمہ قرآن کی طباعت واشاعت

ماہِ نومبر 1953ء سے ہالینڈ کے اسلامی مشن کی ترقی، کامیابی اور شہرت کے نئے دور کا آغاز ہوتا ہے جبکہ قرآن مجید کا ڈچ ترجمہ نظرِ ثانی اور طباعت کے مختلف مراحل طے کرنے کے بعد اشاعت پذیر ہوا۔

حضرت سیّدنا مصلح موعودؓ نے جنوری 1948ء میں ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید کے ڈچ ترجمہ کی طباعت سے متعلق فوراً معلومات حاصل کی جائیں۔ چنانچہ مبلغ سلسلہ حافظ قدرت اللہ صاحب لائیڈن کی ایک ممتاز ومشہور فرم BRILL کے ڈائریکٹر صاحب اور بعض ممتاز مستشرقین سے ملے اور چوہدری عبداللطیف صاحب نے ہیگ کی مختلف فرموں سے رابطہ قائم کیا۔ ماہِ ستمبر 1948ء تک ڈچ ترجمہ کی تین کاپیاں ٹائپ کرلی گئیں جس کے بعد ترجمہ کے بعض حصوں پر ادبی نقطہ سے ناقدانہ نظر ڈالی گئی۔ مسّودہ پر تسلی بخش صورت میں نظر ثانی کا کام مکمل ہو چکا تو اسے پریس میں دے دیا گیا اور نومبر 1953ء میں یہ چھپ کر تیار ہوگیا۔

یہ ترجمہ جو ہالینڈ ہی میں طبع ہوا چونکہ سابقہ تمام ڈچ تراجم قرآن سے ظاہری اور معنوی دونوں اعتبار سے فوقیت رکھتا تھا اس لئے اسے بہت جلد قبولِ عام کی سند حاصل ہوگئی اور آج یہ ملک بھر میں بنظرِ استحسان دیکھا جاتا ہے۔ ڈچ ترجمہ کا دوسرا ایڈیشن ربوہ سے 1969ء میں شائع کیا گیا۔

اس ترجمہ کی اشاعت نے ہالینڈ کے عوام وخواص کی آنکھیں کھول دیں اور ان کو نہ صرف یہ محسوس کرادیا کہ اسلام آج بھی ایک زندہ اور ناقابل شکست طاقت ہے بلکہ انہیں جماعت احمدیہ کی اس ٹھوس اور شاندار اسلامی خدمت کا کھلے بندوں اقرار کرنا پڑا۔ اس حقیقت کے ثبوت میں بطور مثال ڈچ اخبارات کے چند نوٹ، تبصرے اور خبریں ملاحظہ ہوں۔

ڈچ ترجمہ قرآن پر اخبارات کے تبصرے

(1)۔ روٹرڈم (ہالینڈ) کے اخبار **Nieuwe Rotterdamse Courant** نے اپنے 14 جنوری 1954ء کے ایشوع میں لکھا:۔

’’قرآن مجید کا نیا ترجمہ جس کے چھپنے کی خبر ہم اپنے اخبار کی 24 اکتوبر کی اشاعت میں دے چکے ہیں اب چھپ کر منظرِ عام پر آ گیا ہے۔ ایسی شکل وصورت میں کہ ہم اسے مذہبی کتاب کے لئے بطور نمونہ قرار دے سکتے ہیں۔ اس کی ظاہری خوبصورتی جو گہرے سبز رنگ کے چمڑے پر سُنہری عربی حروف اور دلکش کتابت کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ اسی طرح اس کا مناسب سائز، یہ سب اُمور اس پر دال ہیں کہ اس کی طرف خاص توجہ مبذول کی گئی ہے۔ ہم پریس اور پبلشر کو جنہوں نے دی اورینٹل اینڈ ریلیجیس پبلشنگ کارپوریشن ربوہ اور احمدیہ مسلم مشن ہالینڈ کے کہنے پر اسے شائع کیا ہے اس کامیابی پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

جب ہم اس کتاب کو کھولتے ہیں تو اس کے صفحات کے دائیں طرف عربی متن اور بائیں طرف ڈچ ترجمہ پاتے ہیں۔ ہر سُورت کی ابتدا میں نہایت خوبصورت بلاکس میں سُورت کا عربی نام درج کیا گیا ہے۔ قرآن (مجید) سے پہلے جو حصہ چھ سو پینتیس صفحات پر مشتمل ہے 180 صفحات کا دیباچہ ہے جو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے لکھا ہے۔ آپ حضرت احمد کے دوسرے جانشین ہیں جو 1889ء میں پیدا ہوئے۔

چونکہ یہ موقع اسلام اور عیسائیت پر بحث کرنے کا نہیں ہے اس لئے ہم اس عالمانہ لکھے ہوئے دیباچہ پر تنقید کئے بغیر آگے چلتے ہیں۔ ہم یہ بیان کرنا مناسب خیال کرتے ہیں کہ اس میں اسلامی اُصولوں کو بیان کیا گیا ہے اور مشنری تحریک کے رنگ میں بعض سوالات کے جوابات دئے گئے ہیں۔

احمدیت اپنے اندر ایک عالمگیر رنگ رکھتی ہے۔ وہ مذاہب کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ قرآن کریم کو خدا تعالیٰ کا اعلیٰ الہام اور گزشتہ مذاہب کا جُزو قرار دیتی ہے جہاں باقی بڑے بڑے مذاہب اپنی انتہا پاتے اور اپنے وجود کو کھو دیتے ہیں۔ یہ خلاصہ ہے اس دیباچہ میں بیان کئے ہوئے نظریات کا۔

اس ترجمہ کی نظر انداز نہ ہونے والی خصوصیت یہ ہے کہ اسے چار ڈچ زبان دانوں کی مدد سے تیار کیا گیا ہے جنہوں نے انتخاب الفاظ میں نہایت ہی اعلیٰ معیار پیشِ نظر رکھا ہے۔ اس کی زبان واضح اور سادہ ہے مگر قابلِ قدر اور اعلیٰ۔ اس ترجمہ کیلئے جماعت احمدیہ مرکزیہ کی طرف سے 1947ء میں شائع ہونے والے انگریزی ترجمہ کو بطور بنیاد رکھا گیا ہے اور ترجمہ کے دوران میں مسلمان عربی دانوں کے ساتھ خاص طور پر مشورہ کیا جاتا رہا ہے جس کی وجہ سے اصل متن کو قابلِ اعتبار طور پر ترجمہ میں پیش کیا گیا ہے۔ ہمیں بتلایا گیا ہے کہ جہاں تک ایک مشرقی زبان کے متن میں اتحاد ہوسکتا ہے اس ترجمہ کا دوسرے تراجم سے کوئی اصولی فرق نہیں ہے اس لئے اس کا پرانے تراجم کے ساتھ ملانا اور بھی دلچسپی کا باعث ہوگا۔

جو ترجمہ 1934ء میں قرآن فنڈ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے کہنے پر بٹاویہ (جاکرتا) میں VISSER کی طرف سے شائع ہوا تھا وہ ایک کمیشن نے کیا تھا جس میں مسٹر سودیوو بھی شامل تھے۔ اس کے ساتھ ایک دیباچہ اور مولانا محمد علی صاحب کے نوٹس بھی شامل ہیں۔ اس ترجمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترجمہ کرنے والے پورے طور پر ڈچ زبان نہیں جانتے تھے۔ اس وجہ سے نیا ترجمہ بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس میں الفاظ مختصر، زیادہ قابلِ فہم اور صحیح تر ہیں۔ سُورتوں کے فقرات میں جو تعلق اور بندش تھی اس کو بھی قائم رکھا گیا ہے جس کی وجہ سے مختلف آیات ایک مجموعہ کی حیثیت اختیار کرلیتی ہیں۔ اسی طرح الفاظ کا انتخاب بھی نمایاں طور پر بہتر ہے۔ آیتوں میں بہ نسبت بٹاویہ میں چھپنے والے ترجمہ کے زیادہ سلاست ہے۔

یہ امر بھی قابلِ توجہ ہے کہ پہلی بار اس ترجمہ میں ہی خدا کا نام **GOD** کی بجائے اللہ پیش کیا گیا ہے۔ گزشتہ تراجم میں لفظ GOD ہی استعمال ہوتا رہا ہے۔ مسٹر سودیوو کے ترجمہ میں عیسائیت کے اثر کی وجہ سے پُرانے عہد نامہ کی طرز پر کلام کو اختیار کیا گیا ہے جس کی وجہ سے بہت سے مقامات ہماری توجہ کو زبور کی طرف کھینچ کرلے جاتے ہیں یا بائبل کے دوسرے ترجمہ کے مطابق گزشتہ انبیاء کی طرف۔ حتّٰی کہ 1859ء میں جو ترجمہ پروفیسر کیزر (Keyzer) کی زیرِ نگرانی چھپا تھا اس میں بھی لفظ GOD ہی استعمال ہوا ہے۔ اس وجہ سے نئے ترجمہ نے **کامل طور پر ایک الگ حیثیت اختیار کرلی ہے جو کہ پڑھنے والے کو اسلام کے اثر ونفوذ کے دائرہ میں لا کھڑا کرتی ہے۔**

یہ ترجمہ پروفیسر کیزر (Keyzer) کے ترجمہ کے مقابلہ میں بہت بڑی حیثیت رکھتا ہے۔ انہوں نے اپنے کام کیلئے بہت سے غیر زبان والوں کو ساتھ ملایا تھا جس کی وجہ سے ڈچ زبان مُبہم سی ہوکر رہ گئی ہے۔ علاوہ ازیں اس کی چھپوائی بہت ردّی تھی اور پبلشر آخری ایڈیشن میں بھی اصلاح نہ کرسکا۔

یہ کوئی قابلِ تعجب امر نہیں ہے کہ عربی الفاظ کے بہت سے معانی میں سے اس ترجمہ میں ان معانی کو ترجیح دی گئی ہے جو ایک ترقی کرنے والی جماعت (جیسا کہ جماعت احمدیہ ہے) کے خیالات سے اتفاق کرتے ہیں۔ ہم اس کے متعلق صرف چند ایک باتیں ہی بیان کرنا مناسب خیال کرتے ہیں۔ مثلاً عورتوں کے معاشرتی حقوق میں انصاف ومساوات کو دوسرے تراجم کی نسبت واضح طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اسی طرح معنوی اُمور کو ظاہر پر ترجیح دی گئی ہے۔

اخلاقیات کے معاملہ میں بھی معنویات کی طرف زیادہ میلان نظر آتا ہے۔ افسوس ہے کہ مفصل فقرات کا درج کرنا بہت زیادہ جگہ متقاضی ہے۔ (لہٰذا ہم ایسا نہیں کرسکتے) اور قارئین کرام کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اس ترجمہ کا دوسرے تراجم کے ساتھ ضرور مقابلہ کریں۔ خواہ صرف ان مقامات کا ہی کیا جائے جو پہلے واضح نہ تھے اور اب واضح اور عام فہم ہوگئے ہیں۔ اس ترجمہ کا کچھ عرصہ کے بعد ڈاکٹر کرامرس کے ترجمہ کے ساتھ مقابلہ کرنا بہت بڑی دلچسپی کا باعث ہوگا جو کہ ELSVIER شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

جماعت احمدیہ جو اپنے اندر ایک زبردست مشنری روح رکھتی ہے اس نے نہایت ہی اچھا کام کیا ہے کہ قدامت پسند مسلمانوں کے اعتراضات کی پروا نہ کرتے ہوئے قرآن مجید کا دوسری یورپین زبانوں اور ڈچ زبان میں ترجمہ کردیا ہے۔ ہم اس معاملہ میں ہر حیثیت سے اسے کامیاب یقین کرتے ہیں‘‘۔

(2)۔ ریفارمڈ چرچ کے ہفت روزہ ’’**KERKBODE,ABBLASSER,WOARD**‘‘ نے اپنی 30 جنوری 1954ء کی اشاعت میں لکھا۔

’’اس وقت مسلمانوں کی مقدس کتاب ’’قرآن‘ ہمارے زیر نظر ہے جو عربی اور ڈچ زبان میں چھپی ہے۔ ترجمہ نہایت سلیس ہے۔ یہ ایڈیشن نہایت ہی اچھا تیار کیا گیا ہے۔ کاغذ عمدہ جلد پر سُنہری حروف کا ٹھپّہ لگا ہوا ہے۔ اگرچہ قرآن میں بہت کچھ بائبل سے لیا گیا ہے تاہم دیباچہ میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ (حضرت) محمد (مصطفیٰ) کی تعلیم بائبل سے اچھی ہے۔ اس کا اندازہ کرنے کیلئے صرف ورق اُٹھانے کی ضرورت ہے۔

جو شخص مسلمانوں کے مذہب سے دلچسپی رکھتا ہو یا دوسرے لوگوں کے مذاہب سے (موازنہ کرنا چاہئے) اس کیلئے یہ بہترین ذریعہ ہے‘‘۔

(3)۔ ہالینڈ کے مشہور اور بااثر روزنامہ **HET VRIJE VOLK** (8 مارچ 1954ء) نے ڈچ ترجمہ قرآن پر درج ذیل الفاظ میں تبصرہ شائع کیا۔

’’قرآن مجید ترجمہ کے ساتھ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی زیر ہدایت دی اورینٹل اینڈ ریلیجیس پبلشنگ کارپوریشن ربوہ نے شائع کیا ہے اور (ZUID HOLLAND) کی پبلشنگ کمپنی نے ہالینڈ میں اس کی اشاعت اپنے ذمہ لی ہے۔ یہ ایڈیشن ایک دیباچہ، عربی متن اور ڈچ ترجمہ پر مشتمل ہے۔ دیباچہ میں اس امر پر مفصّل بحث کی گئی ہے کہ یہود ونصاریٰ کے مذاہب کے بعد اسلام کی کیا ضرورت تھی؟

اس میں اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ مسیح صرف یہود کے لئے تھے نہ کہ ساری دنیا کے لئے جیسا کہ محمدؐ۔ اس دعویٰ کے ثبوت میں متی باب 15 آیات 21 تا 26 اور باب 7 آیت 6 کو پیش کیا گیا ہے‘‘۔

(4)۔ ایک ہفت روزہ **IN DE WEEGSCHAAL** نے اپنی 5 مارچ 1954ء کی اشاعت میں لکھا۔

’’احمدیہ مسلم مشن نے قرآن مجید کا ڈچ ترجمہ تیار کیا ہے۔ اس میں عربی حروف کو خاص قاعدہ کے مطابق لکھا گیا ہے جس کی وجہ سے قرآن کو Q سے لکھا گیا ہے (عام طور پر K سے لکھا جاتا ہے) اس ایڈیشن میں اصل عربی متن اور اس کا ڈچ ترجمہ اکٹھا دیا گیا ہے۔ اس کے دیباچہ میں جو حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا لکھا ہوا ہے قرآن کی عالمگیری کو بائبل اور ویدوں کی قومی تعلیم سے بالا قرار دیا گیا ہے۔ اس دیباچہ کے مطابق عہدِ قدیم کی بہت سی پیشگوئیاں مسیح سے تعلق نہیں رکھتیں بلکہ ان کا تعلق اسلام کے نبی پاکؐ سے بتلایا جاتا ہے۔ جو مسلمانوں کی اس پاک کتاب سے واقفیت حاصل کرنا چاہے اب ڈچ زبان میں کرسکتا ہے‘‘۔

ملکہ ہالینڈ اور عمائد مملکت کو قرآن مجید کا تحفہ اور پریس میں تشہیر

احمدیہ مشن ہالینڈ کی طرف سے ملکہ ہالینڈ کے علاوہ محترم وزیر اعظم، وزیر تعلیم، میئر آف روٹرڈم دی ہیگ اور ایمسٹرڈم کی خدمت میں ڈچ ترجمہ کی ایک ایک کاپی بھی پیش کی گئی جس کا ذکر ہالینڈ کے پانچ چوٹی کے اخباروں نے کیا۔

✿...... چنانچہ ”ALGEMEEN HANDELSBLAD“ نے اپنی 15 اپریل 1954ء کی اشاعت میں ”قرآن نئے ڈچ ترجمہ کے ساتھ“ کے عنوان کے ماتحت لکھا۔

”کل دوپہر کے بعد احمدیہ مسلم مشن نے نئے ڈچ ترجمہ کی ایک کاپی وزیر تعلیم کی خدمت میں پیش کی ہے۔ اس سے قبل ملکہ جولیانا، وزیر اعظم ڈاکٹر والیس، میئر آف روٹرڈم اور میئر آف دی ہیگ کی خدمت میں بھی اس کی ایک ایک کاپی پیش کی جا چکی ہے۔

وزیر تعلیم کے نام خط میں احمدیہ مسلم مشن کے انچارج غلام احمد بشیر صاحب نے ان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کروائی ہے کہ ہالینڈ میں بھی دوسرے مغربی ممالک کی طرح سکولوں میں بچوں کو اسلام کے متعلق غلط تعلیم دی جاتی ہے۔ مسٹر بشیر کے خیال کے مطابق تاریخ کی کتب میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اسلام اپنے متبعین کو اس تعلیم کے جبری پھیلانے کی تلقین کرتا ہے۔ یہ بالکل صحیح نہیں۔ اس لئے وزیر تعلیم کی خدمت میں یہ درخواست کی گئی ہے کہ ان درسی کتابوں پر نظر ثانی کی جائے“۔

✿......اخبار ”HARGSCHE COURANT“ نے 15 اپریل 1954ء کی اشاعت میں یہ خبر بایں الفاظ شائع کی۔

”وزیر تعلیم مسٹر کالیس کی خدمت میں قرآن پیش کیا گیا۔ اسلام کے متعلق بہتر معلومات بہم پہنچانے کی درخواست“۔

”کل دوپہر کے بعد احمدیہ مسلم مشن ہالینڈ کی طرف سے وزیر تعلیم کی خدمت میں نئے ڈچ ترجمہ کی کاپی پیش کی گئی۔ اس کے ساتھ وزیر تعلیم کی خدمت میں ایک تحریری درخواست بھی پیش کی گئی ہے جس میں یہ عرض کیا گیا ہے کہ ڈچ درسی کتب میں اسلام کے متعلق بہتر اور زیادہ صحیح معلومات بہم پہنچائی جائیں۔

علاوہ ازیں ملکہ ہالینڈ، وزیر تعلیم، میئر آف دی ہیگ اور روٹرڈم کی خدمت میں بھی اس ترجمہ کی ایک ایک کاپی پیش کی گئی ہے“۔

✿......محولہ بالا خبر کو ہارلم کے روزانہ اخبار نے بھی دوہرایا۔ اسی طرح ”نیو ہاگسے کرانٹ“ ہیٹ فادر لینڈ نیوے روٹرڈمس کرانت میں بھی نقل کیا۔ مندرجہ ذیل خبر چار ڈچ اخبارات میں چھپی۔

”24 اپریل کو قرآن مجید کی ایک کاپی ایمسٹرڈم کے میئر کی خدمت میں پیش کی گئی جنہوں نے اسے بہت ہی پسند کیا اور کافی دیر تک اس کے متعلق گفتگو کرتے رہے“۔

✿...... اخبار ALGEMEEN HANDELSBLAD ایمسٹرڈم نے 24 اپریل 1954ء کو لکھا۔

”آج مسٹر بشیر انچارج احمدیہ مسلم مشن ہالینڈ نے قرآن کے نئے ڈچ ترجمہ کی ایک کاپی جو کہ نہایت ہی خوبصورت تھی ایمسٹرڈم کے میئر کی خدمت میں پیش کی ہے۔ اس کتاب میں جس میں ایک دیباچہ اور تمہیدی مضمون بھی ہے ڈچ ترجمہ کے ساتھ اصل عربی متن بھی طبع کیا گیا ہے“۔

✿...... ایک کیتھولک اخبار MAASBODE ROTTERDAM میں اس کی 26 اپریل 1954ء کی اشاعت میں یہ خبر چھپی۔

”قرآن کا نیا ایڈیشن“ گزشتہ ہفتہ کے روز احمدیہ مسلم مشن ہالینڈ کے انچارج مسٹر بشیر نے ایمسٹرڈم کے میئر کی خدمت میں ڈچ ترجمہ کا نیا ایڈیشن پیش کیا۔ یہ کتاب ایک تمہیدی مضمون اور دیباچہ کے علاوہ عربی متن (جس کے مقابل پر ڈچ ترجمہ دیا گیا ہے) پر مشتمل ہے“۔

✿...... اخبار DEUDRSKARANT AMSTERDAM نے اپنے 26 اپریل 1954ء کے شمارہ میں یہ خبر شائع کی۔

”گزشتہ ہفتہ کے روز احمدیہ مسلم مشن ہالینڈ کے انچارج مسٹر بشیر نے ایمسٹرڈم کے میئر کی خدمت میں قرآن کے نئے ڈچ ترجمہ کی ایک کاپی پیش کی تھی جو کہ نہایت ہی خوبصورت ہے۔ اس کتاب میں عربی متن کے مقابل پر ڈچ ترجمہ دیا گیا ہے“۔

✿...... یہ خبر TELEGRAAF AMSTERDAM میں بھی انہی الفاظ میں شائع ہوئی۔

الغرض ڈچ ترجمہ قرآن کے ولندیزی حکومت کے عمائدین کے ہاتھوں پہنچنے کی دیر تھی کہ پریس کے ذریعہ اس واقعہ کی خبر آناً فاناً ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچ گئی۔ یہ خدائی نصرت کا گویا ایک نیا سامان تھا جس نے ملک بھر میں قرآن مجید اور اسلام کی عظمت کا سکّہ دلوں میں بٹھا دیا اور کیتھولک چرچ پر جماعت احمدیہ کا علمی رعب طاری ہو گیا۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو، تاریخ احمدیت جلد 11 صفحہ 167-174)

گورنر جنرل پاکستان کو ڈچ ترجمہ قرآن کا تحفہ

27 جنوری 1954ء کو سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی طرف سے جماعت احمدیہ کے ایک وفد نے مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب (وکیل التبشیر) کی قیادت میں ولندیزی ترجمہ قرآن کا ایک نسخہ ہز ایکسی لینسی گورنر جنرل پاکستان جناب غلام محمد صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ وفد صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے علاوہ مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم اے، ایڈیٹر تفسیر القرآن انگریزی، مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا اور مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب مبلغ سلسلہ پر مشتمل تھا۔

احمدیت کے مخالف اخبار کا اعتراف خدمت قرآن

سلسلہ کے ایک مخالف ہفت روزہ ”المنبر“ نے اس واقعہ پر حسب ذیل نوٹ لکھا:

”پہلا ضابطہ قیام وارتقاء یہ ہے کہ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ (الرعد:18) ہر وہ چیز جو انسانیت کے لئے نفع رساں ہو اسے زمین پر قیام وبقاء عطا ہوتا ہے۔

رحیم ورحمن کی رحمت کا جوش اور دوام متقاضی ہے کہ انسانیت بڑھے پھولے اور ترقی پائے۔ اسی مقصد کے لئے کائنات میں ”نفع رسانی“ کا عنصر سب پر غالب رکھا گیا ہے اور جس چیز میں یہ جوہر جب تک موجود رہتا ہے اس کی حفاظت عناصر فطرت کے ذمہ بطور فرض عائد ہے۔ درخت کے پتے خواہ کانٹے دار درختوں کے ہوں یا پھل دار اشجار کے جب تک زہریلی گیسوں کو جذب کرتے اور صحت آور ہوا باہر پھینکتے رہتے ہیں درخت کی جڑ انہیں غذا بہم پہنچاتی رہتی ہے۔ لیکن جونہی ان کی افادیت ختم ہو جاتی ہے، ٹہنیاں انہیں اپنے جسم سے کاٹ دیتی ہیں اور ایندھن کی شکل میں بھاڑوں اور چولہوں میں ڈال دئے جاتے ہیں۔

قادیانیت میں نفع رسانی کے جو جوہر موجود ہیں ان میں اوّلین اہمیت اس جدوجہد کو حاصل ہے جو اسلام کے نام پر وہ غیر مسلم ممالک میں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ قرآن مجید کو غیر ملکی زبانوں میں پیش کرتے ہیں۔ تثلیث کو باطل ثابت کرتے ہیں۔ سید المرسلین کی سیرت طیبہ کو پیش کرتے ہیں۔ ان ممالک میں مساجد بنواتے ہیں اور جہاں کہیں ممکن ہو اسلام کو امن وسلامتی کے مذہب کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں .... یہ امر قابل اعتراف ہے فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ کا فرض جو اُمّت محمدیہ پر عائد کیا گیا تھا اُمّت کی کوتاہی کے باعث معطل یا کم از کم نیم معطل تھا۔ اس باطل گروہ کے ذریعہ اسلام اور صاحب اسلام کا رسمی تعارف اور بعض حصوں میں تفصیلی تعارف ان کے ذریعہ کرایا جارہا ہے اور جب تک کوئی صحیح العقیدہ گروہ آگے بڑھ کر کرّہ ارضی کے تمام باشندوں میں اسلام کی دعوت کا بیڑہ نہیں اٹھا لیتا عین ممکن ہے کہ صرف اسی کام کے لئے اس جماعت کو نعمت زندگی عطا کی جائے۔

غیر مسلم ممالک میں قرآنی تراجم اور اسلامی تبلیغ کا کام صرف اسی اصول ”نفع رسانی“ کی وجہ سے قادیانیت کے بقاء اور وجود کا باعث ہی نہیں ہے ظاہری حیثیت سے بھی اس کی وجہ سے قادیانیوں کی ساکھ قائم ہے۔

ایک عبرت انگیز واقعہ خود ہمارے سامنے وقوع پذیر ہوا۔ 1954ء میں جس جسٹس منیر انکوائری کورٹ میں علم اور اسلامی مسائل سے دل بہلا رہے تھے اور تمام مسلم جماعتیں قادیانیوں کو غیر مسلم ثابت کرنے کی جدوجہد میں مصروف تھیں قادیانی عین انہیں دنوں ڈچ اور بعض دوسری غیر ملکی زبانوں میں ترجمہ قرآن کو مکمل کر چکے تھے۔ اور انہوں نے انڈونیشیا کے صدر حکومت کے علاوہ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد اور جسٹس منیر کی خدمت میں یہ تراجم پیش کئے۔ گویا وہ زبان حال وقال سے یہ کہہ رہے تھے کہ وہ غیر مسلم اور خارج از ملت اسلامیہ جماعت جو اس وقت جبکہ ہمیں آپ لوگ ”کافر“ قرار دینے کے لئے پَر تول رہے ہیں ہم غیر مسلموں کے سامنے قرآن ان کی مادری زبان میں پیش کر رہے ہیں۔

غور فرمایئے۔ ان لوگوں کا تأثر کیا ہوگا؟ اور قادیانیوں کا یہ کام ان کی زندگی اور ترقی میں کس حد تک ممد ومعاون ہے“۔

(ہفت روزہ المنبر۔لائلپور۔مارچ 1965ء، صفحہ 10)

ڈچ ترجمہ قرآن کریم کے اب تک کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ لکھتے ہیں:

”ڈچ ترجمہ قرآن کا پہلا ایڈیشن 1953ء میں۔ دوسرا ایڈیشن 1969ء میں اور تیسرا ایڈیشن 1983ء میں شائع ہوا۔

تیسرے ایڈیشن میں اس وقت کی ضرورت کے مطابق ترجمہ چیک کیا گیا تھا اور تبدیلی کے ساتھ شائع ہوا تھا۔ اس کام میں ہماری ڈچ احمدی خاتون مکرمہ باہری حمید صاحبہ اور مکرم عبدالحمید درفیلدن صاحب اور ایک اور ڈچ احمدی خاتون مکرمہ ناصرہ ذمرمین صاحبہ نے گرانقدر کام کیا۔ مکرمہ ناصرہ ذمرمین صاحبہ کے حوالہ سے دلچسپ بات یہ ہے کہ ان کے خاوند نے 1953ء میں انگریزی سے ڈچ میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا تھا اور اس ترجمہ کو چیک محترمہ ناصرہ صاحبہ نے کیا تھا۔ الحمدللہ بعد میں انہوں نے بیعت کر لی۔

چوتھا ایڈیشن 1991ء میں شائع ہوا۔ اس ایڈیشن کی اشاعت سے قبل مکرم عبدالحمید درفیلدن صاحب نے ترجمہ پر نظر ثانی کی۔

1995ء اور 1996ء میں اس کا پانچواں اور چھٹا ایڈیشن پیپر بیک (Paper Back) شائع ہوا۔

اس کا ساتواں ایڈیشن 2001ء میں شائع ہوا۔ یہ ایڈیشن پاکٹ سائز پر مشتمل تھا۔ پاکٹ سائز ہونے کی وجہ سے اس کی قیمت بھی کم تھی اور اس سے استفادہ بھی زیادہ آسان تھا۔ خصوصاً نوجوان طبقہ نے اس میں زیادہ دلچسپی لی۔

سابقہ ایڈیشنز میں دیباچہ تفسیر القرآن کی روشنی میں قرآن مجید کا تعارف بھی شامل تھا لیکن پاکٹ سائز کے اس ایڈیشن میں اسے شامل نہیں کیا گیا۔ یہ ایڈیشن بھی قریباً ختم ہو چکا ہے اور اس کی مزید اشاعت کے لئے ترجمہ پر ایک دفعہ پھر نظر ثانی کی جارہی ہے اور اسے مزید بہتر بنایا جارہا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کے انگریزی ترجمہ میں بعض آیات کا متبادل ترجمہ تجویز فرمایا تھا اسے اس نئے ایڈیشن میں شامل کیا جارہا ہے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ سورتوں کا تعارف بھی ساتھ شامل کیا جائے۔ چنانچہ حضرت ملک غلام فرید صاحب کے انگریزی ترجمہ وتفسیر کی روشنی میں مکرم عبدالحمید صاحب یہ کام کر رہے ہیں اور اس وقت تک 25 سورتوں کا تعارف لکھا جا چکا ہے۔ سورتوں کا تعارف شامل ہونے کے بعد اس ترجمہ کی افادیت اور بھی بڑھ جائے گی۔ انشاء اللہ۔

(باقی آئندہ)

✿✿✿✿✿✿

دُعائیں

سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 13/ اکتوبر 2006ء بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن میں ماہِ رمضان میں بہت سی دعاؤں کا ورد کرنے کی تلقین فرمائی۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

۞...... رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَ اَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ (سورۃ النمل: 20)

اے میرے رب! مجھے توفیق بخش کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر کی اور میرے ماں باپ پر کی اور ایسے نیک اعمال بجا لاؤں جو تجھے پسند ہوں اور تو مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیکوکار بندوں میں داخل کر۔

۞...... اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ

(سورۃ الاحقاف:16)

میرے بچوں کی بھی اصلاح فرما۔

۞......رَبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا

(بنی اسرائیل: 25)

اے میرے رب ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی تھی۔

۞......اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ (سنن ابی داؤد کتاب الوتر باب ما یقول الرجل اذا خاف قوما)

اے اللہ ہم تجھے ان کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ یعنی ہم ان کے شر سے تیری حفاظت میں آتے ہیں۔

۞......آنحضرت ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے:

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ

(سنن ترمذی کتاب الدعوات باب فی عقد التسبیح بالید)

اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر مضبوطی سے قائم کر دے۔

۞......حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کثرت سے دعائیں کیں کہ ہم کو ان میں سے کچھ بھی یاد نہ رہا۔ چنانچہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ نے بہت سی دعائیں کی ہیں مگر ہمیں تو ان دعاؤں میں سے کچھ بھی یاد نہیں رہا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا مَیں تم لوگوں کو ایک ایسی دُعا نہ بتا دوں جو ان سب دعاؤں کی جامع ہے۔ پھر فرمایا کہ تم لوگ یہ دعا کیا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنَّانَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ وَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَ عَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

(سنن ترمذی کتاب الدعوات با ب فی عقد التسبیح بالید)

اے اللہ! ہم تجھ سے اس خیر کے طالب ہیں جس خیر کے طالب تیرے نبی ﷺ تھے اور ہم ہر اس شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں جس سے تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے پناہ طلب کی تھی اور اصل مددگار تُو ہی ہے اور تجھ ہی سے ہم دعائیں مانگتے ہیں اور اللہ کی مدد کے بغیر نہ تو ہم نیکی کرنے کی طاقت پاتے ہیں اور نہ ہی شیطان کے حملوں سے بچنے کی قوت۔

۞......"رَبِّ فَرِّقْ بَیْنَ صَادِقٍ وَّ کَاذِبٍ۔

یعنی اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا۔"

(بدر جلد 2نمبر 23 مؤرخہ 7/ جون 1906ء۔ الحکم جلد 10نمبر 20مؤرخہ 10/ جون 1906ء صفحہ 1۔ حقیقۃ الوحی ۔روحانی خزائن جلد 22 صفحہ411 حاشیہ۔ تذکرہ صفحہ532ایڈیشن چہارم)

۞...... "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ۔ اِنَّ رَبِّیْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

اے حیّ اے قیوم میں تیری رحمت سے مدد چاہتا ہوں۔ یقیناً میرا رب آسمان اور زمین کا رب ہے۔"

(الحکم جلد 3نمبر 22 مورخہ 23/جون 1899ء صفحہ8۔ تذکرہ صفحہ297ایڈیشن چہارم)

۞...... رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ۔

اے میرے ربّ العزت امت محمدیہ کی اصلاح فرما۔

(براہین احمدیہ ۔روحانی خزائن جلدنمبر1صفحہ266۔تذکرہ صفحہ 37 ایڈیشن چہارم)

۞...... "رَبِّ لَا تُبْقِ لِیْ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ ذِکْرًا۔

اے میرے رب میرے لئے رسوا کرنے والی چیزوں میں سے کوئی باقی نہ رکھ۔"

(بدر جلد 2نمبر 37 مؤرخہ 13/ ستمبر1906ء صفحہ3، الحکم جلد10نمبر31 مورخہ10/ستمبر1906ء صفحہ1۔الحکم جلد10نمبر32 مؤرخہ 17/ ستمبر 1906صفحہ 1 ۔تذکرہ صفحہ568ایڈیشن چہارم)

۞......حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"اے ہمارے ربّ ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری آزمائشیں اور تکالیف دور کر دے اور ہمارے دلوں کو ہر قسم کے غم سے نجات دے دے اور ہمارے کاموں کی کفالت فرما اور اے ہمارے محبوب ہم جہاں بھی ہوں ہمارے ساتھ ہو اور ہمارے ننگوں کو ڈھانپے رکھ اور ہمارے خطرات کو امن میں تبدیل کر دے۔ ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا ہے اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا ہے۔ دنیا و آخرت میں تو ہی ہمارا آقا ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اے ربّ العالمین میری دعا قبول فرما۔"

(ترجمہ از عربی عبارت۔ تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 182)

۞۞۞۞۞۞

وِتروں کے بعد نفل

عشاء کی نماز اور وتر پڑھنے کے بعد طلوع فجر سے پہلے نوافل پڑھے جاسکتے ہیں اس میں کوئی شرعی روک نہیں۔ تاہم بہتر یہی ہے کہ نوافل وتر کی نماز سے پہلے ادا کئے جائیں اور رات کی نفل نماز کا اختتام وتر پر کیا جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِجْعَلُوْا آخِرَ صَلٰوتِکُمْ مِنَ اللَّیْلِ وِتْرًا

(مسلم کتاب صلوٰۃ اللیل مثنی مثنی والوتر من آخر اللیل صفحہ1/ 209)

کہ رات کی آخری نماز وتر ہونی چاہئے لیکن اگر کوئی عشاء کی نماز کے ساتھ ہی وتر پڑھ لے اور پھر تہجد کے وقت اُٹھ کر نوافل پڑھے تو ضروری نہیں کہ وہ دوبارہ وتر بھی پڑھے۔ حضرت ابوبکرؓ اور کئی جلیل القدر صحابہؓ کا یہی مسلک تھا کہ وہ بعد میں دوبارہ وتر پڑھنے کو ناپسند کرتے تھے۔ ہاں حضرت ابن عمرؓ اور چند ایک دوسرے علماء کی رائے یہ ہے کہ پچھلی رات نوافل پڑھنے کے بعد دوبارہ وتر کی نماز پڑھنا مستحسن ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ پچھلی رات اُٹھ کر پہلے صرف ایک رکعت پڑھے۔ یہ رکعت رات کے پہلے حصے میں پڑھی ہوئی وتر کی ایک رکعت کے ساتھ مل کر دو رکعت نفل یعنی دوگانہ بن جائے گی اس کے بعد اور نوافل پڑھے اور پھر آخر میں دو رکعت کے ساتھ ایک مزید رکعت پڑھ کر اُسے وتر بنا لے۔

وتر پڑھنے کی تین صورتیں ہیں

اوّل: یہ کہ رات کے پہلے حصہ میں ہی وتر پڑھ لے اور پھر بعد میں تہجد کے لئے اُٹھے تو صرف نماز تہجد ہی پڑھے اور دوبارہ وتر نہ پڑھے۔

دوئم: یہ کہ سو کر اُٹھنے کے بعد ایک رکعت پڑھ کر پہلے وتر کو شفع یعنی جفت بنا لے۔ پھر دو رکعت تہجد پڑھتا رہے اور آخر میں پھر ایک رکعت وتر کی پڑھ لے۔

سوئم: یہ کہ وتر کی نماز سونے سے پہلے نہ پڑھے بلکہ تہجد کے بعد آخر میں پڑھے۔

جو بزرگ رات کے آخری حصہ میں دوبارہ وتر پڑھنے کو پسند نہیں کرتے اُن کے دلائل یہ ہیں:

الف: آنحضرت ﷺ نے ایسا کبھی نہیں کیا۔

ب: حضورؐ کا ارشاد ہے کہ ایک رات میں دو دفعہ وتر نہ پڑھے جائیں اور صورت مذکورہ میں تو ایک طرح سے تین دفعہ وتر پڑھنے کی شکل بن جاتی ہے۔

ج: یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک رکعت تو سونے سے پہلے پڑھی جائے اور پھر درمیان میں انسان سوئے۔ پیشاب پاخانہ کرے۔ باتیں کرے، وضو کرے اور پھر ایک رکعت پڑھے اور وہ پہلے پڑھی ہوئی رکعت کا حصہ بن کر دو رکعت کی ایک نماز یعنی دوگانہ شمار ہو۔ اصولِ نماز میں ہمیں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

د: آخری نماز ہونے کا حکم عمومی ہے لازمی نہیں۔ کیونکہ خود آنحضرت ﷺ بعض اوقات وتروں کے بعد دو رکعت نفل بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔

پس ضروری نہیں کہ رات کی آخری نماز کو وتر بنانے کیلئے یہ حیلہ اختیار کیا جائے۔ تاہم اگر کوئی چاہے تو حضرت ابن عمرؓ کے مسلک کو اختیار کرتے ہوئے ایسا کرسکتا ہے۔

فرضوں کی قضاء ضروری ہوتی ہے۔ وتروں کی قضاء اس طرح ضروری تو نہیں لیکن پڑھنا اولیٰ ہے۔ طلوعِ فجر کے بعد نماز سے پہلے پہلے بھی اور سورج نکلنے کے بعد بھی جس وقت چاہے وتروں کی قضاء کر سکتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سو جانے کی وجہ سے وتر نہیں پڑھ سکا وہ جاگنے پر جب یاد آئے وتر پڑھ لے۔

حضرت اُبیؓ بن کعب کا بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑھتے۔ دوسری میں سورۃ الکافرون اور تیسری میں سورۃ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ۔

(فقہ احمدیہ)

۞۞۞۞۞۞

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دیجئے

احباب کی اطلاع کے لئے الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دینے کے نرخ حسب ذیل ہیں:

Size: 60mm x 60mm	£ 21.15 each
Size: 50mm x 120mm	£ 31.73 each
Size: 90mm x 120mm	£ 52.88 each
Size: 165mm x 120mm	£ 84.60 each

(مینیجر)

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

ویلوِن گارڈن سٹی (UK) میں

امن کانفرنس کا انعقاد

(رپورٹ: لطف الاسلام۔ سیکرٹری تبلیغ جماعت واٹفورڈ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ واٹفورڈ کو مورخہ 21؍جون 2009ء کو ایک قصبہ ویلون گارڈن سٹی (Welwyn Garden City) میں امن کانفرنس کے انعقاد کی توفیق ملی۔

ولون گارڈن سٹی کا قصبہ کاؤنٹی ہارٹفورڈ شائر میں لندن سے قریباً تیس میل شمال کی جانب واقع ہے۔ اس خوبصورت مقام کی خاص بات یہ ہے کہ تاریخ میں پہلی مرتبہ باقاعدہ منصوبہ بندی اور جدید علوم کی مدد سے ایک قصبہ تعمیر کیا گیا۔ یہاں پر جا بجا باغات اور پارک بنائے گئے ہیں اور مکانات کی تعمیر میں بھی اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ تمام شہری قدرتی مناظر اور سبزے سے مستفید ہوسکیں۔

جماعت احمدیہ واٹفورڈ نے اس جگہ کا انتخاب اس لئے کیا کہ یہاں پر انگریز آبادی کی اکثریت ہے اور اس سے قبل یہاں پر کسی قسم کی ایسی تقریب منعقد نہیں کی گئی تھی۔

کانفرنس سے چار ہفتہ قبل جماعت کے ممبران نے تیاری شروع کی۔ علاقہ کے بارسوخ رہائشیوں، کونسلروں، گرجا گھروں اور سکولوں کو بذریعہ ڈاک دعوت نامے بھجوائے گئے۔ اس کے علاوہ ہر ویک اینڈ پر انصار اور خدام کے گروپ علاقہ کا دورہ کر کے لوگوں کو دعوت نامے دیتے رہے۔ اس سلسلہ میں علاقہ کے تمام چرچوں کا دورہ بھی کیا گیا۔ اور اتوار کے روز ان کی عبادت کے بعد ملاقاتیں بھی کی گئیں۔ مقامی اخبار میں کانفرنس کا اعلان بھی شائع ہوا۔

اس کانفرنس کے لئے کیمپس ویسٹ (Campus West) کا ایک ہال بک کروایا گیا۔ یہ ہال شہر کے عین وسط میں ایک پارک کے سامنے واقع ہے۔ مقامی افراد کی اکثریت یہاں سے واقف ہے۔ اس ہال کے ساتھ ہی لائبریری اور کالج بھی ہے۔

کانفرنس سے ایک ہفتہ قبل ہال کے باہر ایک نمائش بھی لگائی گئی تا کہ ہر آنے جانے والے سے جماعت کا تعارف کروایا جاسکے۔

21؍جون کے روز کانفرنس ایک بجے شروع ہوئی۔ تمام مہمان وقت پر آ گئے۔ شہر کے میئر کونسلر لینگلی (Coll. Kim Langley) بھی تشریف لائے۔ مکرم امام عطاء المجیب صاحب راشد کی آمد کے ساتھ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

مکرم رفیع الدین صاحب نے تعارفی تقریر میں حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور جماعت کا تعارف پیش کیا۔ اس کے بعد میئر صاحبہ نے بھی مختصر خطاب کیا اور جماعت کو اپنے قصبہ میں خوش آمدید کہا اور دوبارہ آنے کی دعوت بھی دی۔ اس کے بعد مکرم امام صاحب نے ’’معاشرہ میں اخلاقی اقدار اور اسلامی نقطہ نظر‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔

مکرم امام صاحب نے اپنی پُر اثر تقریر میں فرمایا کہ معاشرہ میں اخلاقی اقدار کا تحفظ ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ تمام مذاہب ان اقدار کا پرچار کرتے ہیں اور یہ افسوس کی بات ہے کہ سیاستدان اور سیاسی لیڈران قوم کو اخلاقی اقدار کے بارہ میں نصیحت نہیں کرتے۔

امام صاحب نے مزید فرمایا کہ بنیادی اخلاقی تعلیمات معاشرہ کی بقا کے لئے انتہائی ضروری ہیں۔ آپ نے انسان دوستی، مساوات اور حیا کے موضوع پر روشنی ڈالی اور حاضرین کو قرآنی آیات کے حوالے سے ان تین اقدار کی اہمیت اور اسلامی نقطہ نظر کی وضاحت فرمائی۔ امام صاحب نے مغربی اقوام کی انسان دوستی کی تعریف کی اور فرمایا کہ یہ ایک قابل قدر بات ہے کہ اس ملک کے لوگ غریب ممالک کی مدد میں پیش پیش ہوتے ہیں۔ آپ نے شادی اور نکاح کی اہمیت اور اسلام میں اس کی تقدس پر بھی روشنی ڈالی۔

یہ لیکچر تقریباً چالیس منٹ تک جاری رہا جس کے بعد حاضرین کو سوالات کرنے کا موقع دیا گیا۔ غیر مسلم مہمانوں کی اکثریت نے سوالات لکھ کر پیش کئے۔ ان سوالات میں مہمانوں نے اسلام اور دہشت گردی، مغرب میں اسلامی اقدار کے مقام، عورتوں کے حقوق، اسلام اور سائنس جیسے متنوع مسائل پر استفسار کئے۔ مکرم امام صاحب نے تمام سوالات کے تسلی بخش جوابات دئے۔ ایک گھنٹہ کی سوال وجواب کی نشست بھی بہت دلچسپ رہی اور حاضرین ان جوابات سے متاثر نظر آئے۔

اس کے بعد ریجنل امیر صاحب نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ یہ مجلس برخاست ہوئی۔

اس تقریب میں کل 25 غیر مسلم اور ایک غیر احمدی دوست تشریف لائے۔ مہمانوں میں میئر کے علاوہ دو کونسلرز، ایک پادری، مختلف چرچوں سے احباب وخواتین شریک ہوئے۔ اس کے علاوہ قریباً 32 احباب جماعت نے بھی اس کارروائی میں حصہ لیا۔

ایک کونسلر صاحبہ نے کہا کہ یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ اس علاقہ میں پہلی مرتبہ کوئی اسلامی تنظیم آئی ہے۔ اس سے بہت سی غلط فہمیوں کے ازالہ میں مدد ملے گی۔ مقامی پولیس سے بھی تین افسران تشریف لائے۔ انہوں نے بھی احمدی احباب سے مفصل گفتگو کی اور خوشی کا اظہار کیا۔

قارئین سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ جماعت واٹفورڈ کی ان کوششوں کو ثمر آور فرمائے اور تمام احباب جنہوں نے اس تقریب کے انعقاد میں حصہ لیا انہیں جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁❁

سایہ فگن ہے سر پر رمضان کا مہینہ

سایہ فگن ہے سر پر رمضان کا مہینہ
اُدھڑے ہیں جو بھی بخیے ، محنت سے ان کو سینا
رحمت کے خوان اٹھائے آئے اُتر فرشتے
اور اِذنِ لُوٹ بھی ہے ، سو لُوٹ لو خزینہ
ساون ہے رحمتوں کا ، بھادوں ہے برکتوں کا
بوچھاڑ میں نہا لو ، دھو لو دلوں کا کینہ
کنڈی لگا کے دیکھو ، جھولی بچھا کے دیکھو
آنسو بہا کے دیکھو ، ہر اشک ہے نگینہ
گو اور بھی مہینے ہر چند معتبر ہیں
ماہِ صیام لیکن انمول ہے دفینہ
قُربِ خدا کو پانا اِس ماہ میں سہل ہے
سادہ مثال سمجھو یہ لفٹ ، وہ ہیں زینہ
کھانے پہ زور کم ہو افطار اور سحر میں
دل میں انڈیل لینا قُرآن کا خزینہ
بھر نہ سکیں گے ہرگز ، برتن اگر ہیں اوندھے
سیدھا کرو دلوں کو ، کچھ سیکھ لو قرینہ
دنیا کی دولتوں کو ٹھوکر پہ بھی نہ رکھے
جس کو ہوا میّسر اک سجدۂ شبینہ
حکمِ خدا پہ جو بھی ہر آن سر جھکائے
مل کر رہے گا اس کو اک قالبِ سکینہ
کیا کیا نہ فیض پائے چمٹے جو ایک در سے
ہر سمت بھاگتا ہے یہ بندۂ کمینہ
دل کو نکال دینا سینے کی مملکت سے
یہ ہے یہود خصلت اور پاک ہے مدینہ
قُربِ خدا کو پانا کچھ کھیل تو نہیں ہے
جلتا ہے اس دیے میں بس خون اور پسینہ
ماہِ صیام اگلا شائد نہ دیکھ پاؤں
دنیا سے دل غنی ہے کافی ہے اتنا جینا
اس راہ گذر میں عؔرشی مرنا ہی زندگی ہے
آسان تو نہیں ہے یہ جامِ وصل پینا

(ارشاد عرشی ملک)

رسول اللہ ﷺ کی قوت متحرکہ

مسٹر مائیکل ایچ ہارٹ اپنی کتاب ’’دی ہنڈرڈ‘‘ (The Hundred) میں لکھتا ہے:

محمد (ﷺ) دینی و دنیاوی دونوں قسم کے رہنما تھے۔ دراصل عرب فتوحات کے پیچھے آپؐ کی قوت متحرکہ ہی تھی جس کی بنا پر آپ دنیا کے عظیم ترین اور مؤثر ترین سیاسی رہنما کی مسلمہ حیثیت کے حامل بن گئے...... دنیا کے اہم واقعات کے بارہ میں کہا جا سکتا ہے کہ وہ کسی خاص سیاسی رہنما کے بغیر بھی ہو کر رہنے ہی تھے ......لیکن عرب کی فتوحات کے بارہ میں یہ نہیں کہا جاسکتا کیونکہ محمدؐ نے جو کچھ کر دکھایا اس سے پہلے اس کی کوئی مثال نہیں ملتی اور کوئی وجہ نہیں کہ یقین کیا جائے کہ یہ فتوحات آپ کے بغیر حاصل ہوسکتی تھیں۔

(A Ranking of the most influential persons of History, 1987 NY)

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے از صفحہ نمبر 2

شامل تھے۔ جن میں وہ خود بھی شامل تھے۔ اور یہ جلسے لوگوں کی روحانی اور اخلاقی ترقی میں عظیم کردار ادا کر رہے ہیں۔ آخر میں انہوں نے حضور انور اور ساری جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

دوسرے روز کے آخری اجلاس کا باقاعدہ آغاز

معزز مہمانوں کی تقاریر کے بعد باقاعدہ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم ہانی طاہر صاحب (عرب احمدی) نے کی جو سورۃ آل عمران کی آیات 26 تا 28 پر مشتمل تھی۔ اس کا اردو ترجمہ مکرم نصیر احمد صاحب قمر ایڈیٹر الفضل انٹرنیشنل نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم ندیم احمد زاہد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا منظوم کلام ؎

مَیں کیوں کر گن سکوں تیرے یہ انعام　　　کہاں ممکن تیرے فضلوں کا ارقام

خوش الحانی سے سنائی۔

صد سالہ خلافت جوبلی کمیٹی کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں سپاسنامہ

تلاوت و نظم کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب (وکیل المال اول تحریک جدید) نے صدر صد سالہ خلافت جوبلی کمیٹی کی طرف سے حضور انور کی خدمت میں درج ذیل سپاسنامہ پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے بعد سپاسنامہ میں کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خلافت احمدیہ کی پہلی صدی مکمل ہو چکی ہے اور جماعت احمدیہ اس سال خدا تعالیٰ کا شکر ادا کر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ: ”مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو خدا تعالیٰ کی دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے“۔

اس وقت خلافت خامسہ کی زیر قیادت جماعت احمدیہ ترقیات کی منازل طے کر رہی ہے۔ اس پر ہم خدا تعالیٰ کے شکر گزار ہیں۔ 1939ء میں خلافت ثانیہ کی سلور جوبلی منائی گئی۔ اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں تین لاکھ روپے کی رقم بطور تحفہ پیش کی گئی۔ 2008ء میں خلافت جوبلی کے موقع پر حضور کی خدمت میں 25 لاکھ پاؤنڈ سٹرلنگ کی رقم پیش خدمت ہے۔

اس کے بعد ان ممالک کے نام سنائے گئے جنہوں نے اس تحفہ کے لئے رقم پیش کی اور حضور انور کی خدمت میں درخواست دعا کی گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج کا دن اس رپورٹ پر مشتمل ہے جس میں ان افضال کا کچھ ذکر ہوتا ہے جو دوران سال اللہ تعالیٰ نے جماعت پر فرمائے۔ ابھی چوہدری شبیر احمد صاحب نے جو سپاسنامہ پڑھا ہے یہ جلسہ سالانہ قادیان میں پڑھا جانا تھا اور بعض وجوہات کی بنا پر جلسہ نہ ہو سکا اس لئے اب یہاں پڑھا گیا۔ مَیں ان سب جماعتوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے ایک بڑی رقم پیش کی ہے۔ جن منصوبوں کے متعلق فکر تھی کہ وہ کیسے مکمل ہوں گے اب وہ اس رقم سے مکمل ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ جوبلی سال میں افریقہ کے ممالک میں مساجد اور مشن ہاؤسز میں اس رقم میں سے جو رقم خرچ ہو چکی ہے وہ تقریباً دس لاکھ 65 ہزار پاؤنڈز ہے۔ اسی طرح مسجد اقصیٰ قادیان کی توسیع کی گئی ہے۔ اب پانچ ہزار نمازیوں کے لئے گنجائش ہو گئی ہے۔ لائبریری کی بلڈنگ بنائی گئی ہے جس میں کئی لاکھ کتابیں رکھی جا سکتی ہیں۔ پریس، گیسٹ ہاؤسز وغیرہ بنائے گئے ہیں۔ ان منصوبوں پر 8 لاکھ پاؤنڈز کے قریب خرچ ہوئے ہیں۔ بنگلہ دیش میں بھی مساجد تعمیر کی گئی ہیں۔ یورپ میں مساجد و مشن ہاؤسز پر پانچ لاکھ پاؤنڈز خرچ ہوئے ہیں۔ بعض اور ممالک میں بھی اس فنڈ سے رقم خرچ ہوئی ہے۔

حضور نے نئے ممالک میں جماعت کا پودا لگنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ امسال خدا کے فضل سے دو نئے ممالک میں جماعت قائم ہوئی ہے۔ اور اس طرح خدا کے فضل سے 195 ممالک میں جماعت قائم ہو چکی ہے۔ دو نئے ممالک سربیا اور لتھوینیا (Serbia and lithuania) ہیں۔ فرمایا 38 ممالک میں وفد بھجوا کر نئے رابطے قائم کئے گئے ہیں اور بیعتیں ہو رہی ہیں۔

نئی جماعتوں کے قیام کے سلسلہ میں فرمایا کہ پاکستان کے علاوہ 531 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ پہلی 790 شامل کر کے کل 1321 نئے علاقوں میں جماعتیں قائم ہوئیں۔

کاشغر کے مبلغ نے لکھا کہ ایک علاقہ میں خواب کے ذریعہ لوگ جماعت میں شامل ہوئے ہیں اور اب 60 افراد پر مشتمل جماعت قائم ہو چکی ہے۔

گھانا میں ایک مبلغ کی رپورٹ کے مطابق ایک جگہ تبلیغ کے لئے ایک شخص نے کہا کہ چالیس سال سے ہمارے گاؤں سے اسلام غائب ہو گیا تھا آج جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام پھر قائم ہوا ہے۔ 43 لوگ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔

کانگو میں ایک گاؤں سے وفد آیا۔ تربیتی کلاس منعقد کی گئی۔ واپسی پر انہوں نے بہت سی بیعتیں کروائیں۔

مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 399 نئی مساجد بنی ہیں۔ 164 نئی بنائی گئی ہیں اور 235 بنی بنائی عطا ہوئیں۔

چاڈ (Chad) میں پہلی مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ اسی طرح وینزویلا میں بھی پہلی مسجد تعمیر ہوئی ہے۔

بینن میں ایک گاؤں میں پہلی مسجد تعمیر ہونے لگی تو چیف نے مخالفت کی۔ بعد میں ایسے حالات پیدا ہوئے کہ تحصیلدار نے آ کر کہا کہ پہلی مسجد جماعت کی ہی ہوگی اور مسجد تعمیر ہو گئی۔ اور جگہ مخالفت ہوئی تو مخالفین کو مقامی لوگوں نے کہا کہ اگر احمدیوں کی مخالفت کرنی ہے تو تم بھی ان کی طرح دیہاتوں میں دور دراز علاقوں میں جاؤ اور مساجد تعمیر کر کے دکھاؤ۔

آئیوری کوسٹ کے ایک گاؤں میں مسجد کا امام جماعت احمدیہ سے متاثر ہوا۔ لوگوں نے اس کی مخالفت کی لیکن اس نے ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا اور ایک بڑا جلسہ کر کے اپنی قبول احمدیت کا اعلان کیا اور ساتھ ہی مسجد کی چابی جماعت کے سپرد کر دی۔

اسی طرح آئیوری کوسٹ کے ایک شہر میں جماعت مسجد بنانا چاہتی تھی۔ مقامی مسجد کے امام نے مخالفت کی۔ جماعت کے دوست میئر کے پاس گئے۔ اس نے درخواست مسترد کر دی۔ پھر گورنر کے پاس گئے اس نے بھی درخواست رد کر دی۔ آخر 27 مئی کو خلافت جوبلی کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ گورنر سمیت تمام افسران کو بلایا گیا۔ اللہ کے فضل سے سب پر ایسا اثر ہوا کہ اگلے روز ہی گورنر نے ہمارے مبلغ کو بلایا اور کہا کہ مجھے تو اب جماعت احمدیہ کا صحیح طور پر علم ہوا ہے اس لئے آپ جہاں چاہیں مسجد تعمیر کر سکتے ہیں اور ساتھ ہی مسجد کے لئے ایک پلاٹ بھی دے دیا۔

تبلیغی مراکز کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 106 مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے 102 ممالک میں 2117 مراکز قائم ہو چکے ہیں۔

سٹاک ہوم (Stalkholm) میں سینٹر خریدا گیا ہے۔ ساڑھے چار ملین کرونر کی ضرورت تھی۔ مقامی جماعت کے پاس رقم کم تھی۔ آخر موجودہ مالی بحران کی وجہ سے اس عمارت کی قیمت گر گئی اور خدا کے فضل سے اتنی رقم میں ہی جگہ مل گئی جتنی رقم جماعت کے پاس تھی۔ اس طرح مالی بحران کا جماعت کو فائدہ ہو گیا۔ الحمد للہ۔

تراجم قرآن کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ امسال ایک اور زبان میں ترجمہ قرآن شائع کرنے کی توفیق ملی ہے جو کہ گھانا کی اشانٹی زبان ہے۔ اور اس طرح بفضلہ تعالیٰ اب تراجم قرآن کی تعداد 69 ہو گئی ہے۔

اسی طرح منتخب آیات قرآنیہ، منتخب احادیث نبویہ اور منتخب تحریرات حضرت مسیح موعودؑ کے تراجم بھی شائع کئے گئے ہیں۔

روحانی خزائن کی پہلی بارہ جلدیں پہلی دفعہ کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن کی صورت میں شائع ہوئی ہیں۔

تذکرہ کا انگریزی ترجمہ نظر ثانی کے بعد شائع کیا گیا ہے جس کے ساتھ ایک جامع انڈیکس بھی دیا گیا ہے۔

کتاب ”تحریک جدید ایک الٰہی تحریک“ کی تین جلدیں شائع کی گئی ہیں۔

مجموعی طور پر 40 ممالک سے 523 کتب، پمفلٹس اور فولڈرز 31 زبانوں میں شائع کی گئی ہیں اور ان کی کل تعداد 24 لاکھ 86 ہزار ہے۔ 25 زبانوں میں منتخب آیات، منتخب احادیث اور منتخب تحریرات حضرت مسیح موعودؑ کی CD بنائی جا رہی ہے۔ جس میں سے اکثر تیار ہو گئی ہیں۔

بفضلہ تعالیٰ اس وقت آٹھ ممالک میں جماعت کے پریس کام کر رہے ہیں اور دینی لٹریچر شائع کر رہے ہیں۔ صرف یوکے کے رقیم پریس سے دو لاکھ 12 ہزار پانچ سو کتب شائع ہوئی ہیں۔

MTA کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس کے 14 شعبے ہیں جن میں 106 مرد اور 46 خواتین رضاکارانہ طور پر کام کر رہی ہیں۔ مختلف ڈاکومنٹریز تیار کر کے نشر کی گئیں جن میں خلافت جوبلی اور تعمیر مساجد کی ڈاکومنٹریز شامل ہیں۔

MTA العربیہ، بڑی عظیم خدمت کر رہا ہے۔ MTA کے بہت سے پروگرام اب U-Tube پر بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ MTA کی نشریات کی اثر پذیری کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ فرانس کے ایک شخص نے ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھے اور اس کو معلوم نہ ہو سکا کہ وہ جماعت سے کیسے رابطہ کرے۔ آخر ایک دن اس نے اپنے گھر میں کمبل میں منہ دے کر اللہ تعالیٰ کو مخاطب ہو کر کہا کہ اے خدا مجھے معلوم نہیں کہ مَیں جماعت سے کیسے رابطہ کر سکتا ہوں اس لئے مَیں تجھے مخاطب ہو کر کہتا ہوں کہ مَیں جماعت احمدیہ میں شامل ہوتا ہوں۔

اسی طرح سپین میں ایک مراکش کی فیملی نے MTA العربیہ دیکھ کر بیعت کی۔

الجزائر میں ایک داعی الی اللہ کسی کے گھر میں گئے۔ ایک شخص نے بتایا کہ وہ جماعت کے خلاف تھا لیکن ایک دن MTA العربیہ پر حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر دیکھ کر اس شخص کی بیوی نے کہا کہ مَیں نے اس بزرگ کو خواب میں دیکھا ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ یہ سچے ہیں۔ اس طرح ساری فیملی جماعت میں شامل ہو گئی۔

علاوہ ازیں 1159 ٹی وی پروگرامز کے ذریعہ دس کروڑ سے زائد لوگوں تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔

احمدیہ ریڈیو سٹیشن بھی کئی ممالک میں کام کر رہے ہیں ان کے ذریعہ بھی بہت سے لوگ بیعتیں کر رہے ہیں۔

نمائش اور بکسٹالز کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ مختلف ممالک میں 257 بڑی بڑی نمائشوں اور بکسٹالز کے ذریعہ چار لاکھ 70 ہزار لوگوں تک پیغام پہنچایا گیا۔

اسی طرح اخبارات کے ذریعہ بھی لاکھوں افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔

مختلف زبانوں کے ڈیسکس کی کارکردگی بھی حضور نے بیان فرمائی جن میں عربی ڈیسک، بنگلہ ڈیسک، فرنچ ڈیسک، چینی ڈیسک اور ٹرکش ڈیسک شامل ہیں۔

MTA 3 کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ الجزائر کے ایک عرب دوست نے بتایا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ بہت رو رہے ہیں اور پھر خواب ہی میں حضور ایدہ اللہ سے کہتے ہیں کہ مَیں کیا کروں تو حضور نے بیعت فارم دیا۔ بعد میں انہوں نے ایک دن انٹرنیٹ پر بیعت فارم دیکھا تو حیران رہ گئے کہ یہ وہی بیعت فارم تھا جو حضور نے اپنی خواب میں دیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے بیعت فارم پر کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔

ایک اور شخص نے خواب میں حضرت مسیح موعودؑ کو دیکھا۔ آپ فرما رہے تھے کہ جو شخص میرے ماننے والوں میں شامل ہو گا وہ بچا لیا جائے گا۔ چنانچہ انہوں نے فوراً بیعت کر لی۔

ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کو خواب میں دیکھا کہ انہوں نے امام مہدی کی اچکن پہنی ہوئی

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TL U.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk
mahmud.a.malik@gmail.com

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت صوبیدار غلام حسین صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 29/اگست 2007ء میں مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے حضرت صوبیدار غلام حسین صاحبؓ کا ذکرخیر کیا گیا ہے۔

حضرت صوبیدار غلام حسین صاحبؓ آف بوچھال کلاں ضلع چکوال ایک نہایت مخلص، متقی، خلق خدا کے خیرخواہ اور علمی لحاظ سے نہایت لائق اور فائق تھے۔ جب آپؓ نے بیعت کی تو آپ راولپنڈی میں ملازم تھے۔تبلیغ کا بہت عمدہ اور پُرحکمت انداز تھا۔

آپ نے 10 دسمبر 1929ء کو وفات پائی۔ آپ کی وفات جماعت بوچھال کلاں کے لئے ایک صدمہ تھی۔ حضرت عبدالمغنی صاحب ناظر بیت المال قادیان نے شعبہ مال کے لئے آپؓ کی خدمات کو اپنی رپورٹ میں سراہا۔روزنامہ ''الفضل'' ربوہ نے آپؓ کی وفات پر لکھا: صوبیدار صاحب کی وفات کا ہر اس شخص کو خواہ احمدی ہو یا غیراحمدی یا غیرمسلم، جو اُن کا واقف ہو، نہایت ہی افسوس ہوگا۔آپ نہایت ہی ہر دلعزیز اور اپنے اندر خصوصیت رکھتے تھے آپ بلحاظ علم بہت ہی لائق اور فائق اور مدلل تھے، یہ بات مبالغہ آمیز نہیں کہ خواہ کوئی کسی مذہب کا آدمی ہو مذہبی گفتگو میں اپنے قوی دلائل سے لاجواب اور ساکت کردیتے تھے۔...... ماسوا اس کے آپ زہد اور تقویٰ، اخلاص اور عادات، خلق خدا کی خیرخواہی اور فائدہ رسانی میں بے نظیر تھے۔آپ صاحب کشوف بھی تھے اور ملہم بھی تھے۔ جنگ عظیم سے پہلے آپ کو یہ بشارت دی گئی تھی کہ بہت سخت جنگ ہوگی مگر تم محفوظ رہوگے چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا۔ جنگ میں آپؓ براہ راست شامل ہوئے مگر خدا نے محفوظ رکھا اور آپ خیریت سے 75 روپیہ پنشن کے اور 30 روپے بہادری کے ماہوار لے کر گھر آئے۔

بیسویں صدی کا عظیم باکسر......محمد علی

ماہنامہ ''خالد'' ربوہ اگست 2007ء میں عظیم باکسر محمد علی کے بارے میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔

محمد علی 17/جنوری 1942ء کو امریکہ کے شہر لوئس ویل (Louisville) میں پیدا ہوئے تو ان کا نام اس علاقہ کے مشہور شخص کے نام پر Cassius Marcellus Clay رکھا گیا۔ ان کا تعلق ایک غریب سیاہ فام گھرانے سے تھا۔لیکن ان کو بچپن سے ہی باکسنگ کا شوق تھا۔

محمد علی نے روم (اٹلی) میں 1960ء میں ہونے والے اولمپکس میں سونے کا تمغہ حاصل کرنے سے قبل 108 مقابلے کھیلے جن میں سے 100 جیتے۔ پھر 1960ء ہی میں انہوں نے پروفیشنل باکسر کے طور پر باقاعدہ اپنے کیریئر کا آغاز کیا۔اور 1964ء میں جب وہ 19 فتوحات حاصل کرچکے تھے تو انہوں نے صرف 22 سال کی عمر میں ہیوی ویٹ چیمپئن Sonny Liston کو چیلنج دیا۔اگرچہ وہ ایک کمزور حریف تصور ہورہے تھے لیکن اُن کی شاندار مکے بازی سے سونی لسٹن اتنا نڈھال ہوگیا کہ وہ ساتویں راؤنڈ میں مقابلہ سے دستبردار ہوگیا اور اس طرح محمد علی ورلڈ ہیوی ویٹ چیمپیئن بن گئے۔

1964ء میں ہی محمد علی نے اسلام قبول کرلیا اور اپنا نام محمد علی رکھ لیا۔اپنے اعزاز کے کامیاب دفاع کے ساتھ اُن کا سفر 1967ء تک پہنچا تھا کہ امریکہ کی ویتنام کے ساتھ جنگ میں امریکن فوج میں شمولیت سے انکار پر محمد علی سے ٹائٹل چھین لیا گیا اور باکسنگ کھیلنے پر پابندی لگادی گئی۔انہوں نے اپنی پابندی کے خلاف عدالت سے رجوع کیا تو 1970ء میں یہ پابندی اٹھالی گئی اور 8 مارچ 1971ء کو اُن کا ورلڈ چیمپیئن Joe Frazier کے ساتھ مقابلہ ہوا جسے The Fight of the Century کا نام دیا گیا۔ 15 راؤنڈ پر مشتمل اس مقابلہ میں محمد علی کو باوجود بہترین کھیل پیش کرنے کے شکست ہوگئی۔

جنوری 1974ء میں محمد علی نے جوفریزیر کے ساتھ پھر مقابلہ کیا جو اپنا اعزاز کھو چکا تھا۔اس بار محمد علی نے جوفریزیر کو ہرا کر ہیوی ویٹ چیمپئن Foreman کو چیلنج دے دیا۔8/اکتوبر 1974ء کو کانگو (زائرے) میں کھیلی جانے والی اس فائٹ کو The Rumble in the Jungle کا نام دیا گیا۔محمد علی نے اپنے شاندار کھیل سے فورمین کو شکست دیکر دوسری مرتبہ ورلڈ ہیوی ویٹ چیمپیئن ہونے کا اعزاز حاصل کرلیا۔

19 فروری 1978ء کو محمد علی کو Leon Spinks کے ہاتھوں شکست ہوگئی لیکن ستمبر 1978ء میں وہ سپنکس کو ہرا کر تیسری بار ورلڈ ہیوی ویٹ چیمپیئن بن گئے۔ 27 جون 1979ء کو محمد علی نے باکسنگ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کردیا۔اس وقت تک محمد علی کو 59 کھیلے جانے والے مقابلہ جات میں صرف تین بار شکست ہوئی تھی اور 37 بار وہ اپنے مخالف کو ناک آؤٹ کرچکے تھے۔ لیکن ورلڈ باکسنگ کونسل (WBC) کے اصرار پر محمد علی نے 1980ء میں ہیوی ویٹ چیمپیئن Larry Homes کے ساتھ مقابلہ کیا اور شکست کھائی۔اسی طرح ایک اور میچ میں Trevor Berbick کے خلاف بھی اُنہیں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ 1981ء میں محمد علی نے باقاعدہ طور پر باکسنگ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کردیا۔انہوں نے اپنے کیریئر میں اپنے بہترین کھیل کے ساتھ ساتھ اپنی عمدہ تقریری صلاحیت کے باعث بھی اپنے مخالفین پر نفسیاتی دباؤ رکھا۔ وہ اپنے متعلق ہمیشہ کہا کرتے I am the greatest اور یہ مقولہ بھی ان کا بہت مشہور ہے کہ:

I could float like butterfly and sting like a bee.

محمد علی پہلے باکسر ہیں جنہوں نے تین بار ورلڈ ہیوی ویٹ چیمپیئن بننے کا اعزاز حاصل کیا۔ 1996ء کے اٹلانٹا اولمپکس میں محمد علی نے مشعل کو روشن کرکے اولمپکس کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ اس طرح محمد علی کو اولمپکس ہال آف فیم اور ورلڈ باکسنگ ہال آف فیم میں شمولیت کا اعزاز حاصل ہے۔ لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ حاصل کرنے والے محمد علی کو 20ویں صدی کے آخر پر بے شمار لکھنے والوں نے صدی کا بہترین ایتھلیٹ قرار دیا جبکہ کئی درجہ بندی کرنے والوں نے محمد علی کو ایتھلیٹ آف دی ملینیم قرار دیا۔

محمد علی کی ایک بیٹی لیلیٰ علی خود بھی ایک بہترین باکسر ہے اور باکسنگ کے کئی مقابلے جیت چکی ہے۔محمد علی ایک عرصہ سے پارکنسن (رعشہ) کی بیماری میں مبتلا ہیں لیکن اب بھی انسانیت کی خدمت کے لئے چیریٹی کے کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔انکی سوانح عمری My Own Story کے نام سے شائع ہوچکی ہے

....

ماہنامہ ''تشحیذ الاذہان'' اگست 2007ء میں بھی محمد علی کے بارہ میں ایک مضمون شامل ہے جس میں دی گئی اضافی معلومات یہ ہیں کہ

1960ء میں اولمپک گولڈ میڈل حاصل کرکے جب وہ امریکہ آئے تو ایک ریستوران میں داخل ہونے سے انہیں اس وجہ سے روک دیا گیا کہ وہ ریستوران صرف گورے لوگوں کے لئے مخصوص تھا۔ اس توہین کا انہیں اس قدر صدمہ ہوا کہ انہوں نے اپنا اولمپک میڈل دریا میں پھینک دیا کہ اگر معاشرہ میں عزت ہی نہیں تو پھر اس میڈل کی کیا اہمیت ہے۔

جب انہوں نے اسلام قبول کرکے اپنا نام محمد علی رکھ لیا تو انہیں اگر اُن کے پُرانے نام سے پکارا جاتا تو وہ کبھی جواب نہ دیتے۔

وہ ایسے باکسر تھے جو شاعری بھی کرتے تھے اور اپنی شان میں قصیدے پڑھ کر اپنے حریف کو طیش میں لایا کرتے تھے۔

محترم محمد لطیف جنجوعہ صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 2/اگست 2007ء میں مکرم محمد رفیع جنجوعہ صاحب اپنے بھائی محترم محمد لطیف صاحب کا ذکرخیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ آپ کو بڑے بھائی ماسٹر محمد نذیر صاحب نے قادیان بھیجا تاکہ کتابت بھی سیکھیں اور احمدیت کو بھی قریب سے دیکھ لیں۔ لیکن بھائی لطیف کتابت سیکھ آئے مگر احمدی نہ ہوئے۔ اس پر بھائی نذیر صاحب اور والدہ صاحبہ کو بہت صدمہ ہوا اور وہ دعا میں لگ گئے۔ کچھ ہی دن میں محمد لطیف صاحب نے ایک خواب دیکھنے کے بعد احمدیت قبول کرلی۔ پھر گاؤں میں پنساری اور کریانہ کا کام شروع کردیا۔ شادی بھی احمدی خاندان میں ہوگئی۔ پھر محکمہ تعلیم کے ایک ماہوار رسالہ کی کتابت آپ کو مل گئی نیز محکمہ آب پاشی میں ملازمت کا بندوبست بھی ہوگیا۔ دکان بھی چلنے لگی۔آپ کی اہلیہ نے گاؤں کے بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھانا شروع کیا تو گھر میں رونق شروع ہوگئی۔ قیام پاکستان کے بعد جو لوگ آپ کے گاؤں میں آکر رہنے لگے، آپ اور آپ کی اہلیہ نے اُن کی بھرپور مدد کی۔ چنانچہ جب 1953ء میں اور پھر 1974ء میں احمدیت کو بنیاد بناکر مقامی آبادی نے آپ کی مخالفت کی تو مہاجرین نے آپ کا ساتھ دیا۔اگرچہ آپ گاؤں میں اکیلے ہی احمدی تھے۔ 1959ء میں آپ کے ایک ہمسائے محترم منیر احمد صاحب نے احمدیت قبول کرلی تو اُس کی شدید مخالفت ہوئی اور معاشی طور پر مفلوج کردیا گیا۔ایسے میں آپ نے اُس کی بہت ہمت بندھائی اور ساتھ دیا۔ چنانچہ کچھ ہی عرصہ میں سارے حالات پُرامن ہوگئے۔ پھر منیر صاحب گاؤں سے ہجرت کرکے شیخوپورہ چلے گئے۔

محترم محمد لطیف جنجوعہ صاحب بعد میں جرمنی چلے گئے اور وہیں وفات پائی۔ تدفین ربوہ میں ہوئی۔آپ نے درجنوں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن بھی آپ ہی کے پوتے ہیں۔

حضرت منشی سید صادق حسین صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 6/اکتوبر 2007ء میں حضرت منشی صادق حسین صاحبؓ کا مختصر تعارف شائع ہوا ہے۔ آپ کو 11/اپریل 1889ء کو بیعت کی سعادت ملی۔ 313 صحابہ میں آپؓ کا نام 138 نمبر پر درج ہے۔آپؓ حکیم وارث علی صاحب کے فرزند تھے اور قبول احمدیت سے قبل بھی یوپی کے مشہور اور کامیاب وکلاء میں شمار ہوتے تھے۔ اردو، فارسی اور عربی میں یدطولیٰ رکھتے تھے، شعروادب کا شوق تھا۔ ''صبح صادق'' کے نام سے ایک ماہنامہ اور ''اظہارالحق'' کے نام سے ایک اخبار بھی جاری کیا ہوا تھا۔مشاعروں کا اہتمام بھی کروایا کرتے۔ دیانت اور انصاف میں ایسے نیک نام تھے کہ غیراز جماعت بھی اپنے معاملات میں آپؓ کو ثالث بنایا کرتے۔ آپ کے نیک نمونہ سے بے شمار لوگوں نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔اٹاوہ میں مسلمانوں اور آریوں کے مابین ہونے والے ایک مباحثہ میں آپؓ نے مسلمانوں کی طرف سے صدارت کی۔ آپؓ ہمیشہ قلمی جہاد میں مصروف رہے۔ شیعہ لٹریچر پر خاص دسترس رکھتے تھے۔ جماعتی اخبارات و رسائل میں آپؓ کے علمی مضامین بکثرت شائع ہوتے رہے۔قریباً دس تالیفات بھی کیں۔6/اکتوبر 1949ء کو بعمر 90 سال وفات پائی۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 13/دسمبر 2007ء میں شامل اشاعت مکرم احمد مبارک صاحب کی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

کیسے عیاں نہ ہوتی بلاغت کتاب کی
تھی تیرگی میں نُور ہر آیت کتاب کی
ہے دم بخود جو آئینہ کون و مکان کا
حیرت کا اِک جہان ہے صورت کتاب کی
اس ارضِ بے قرار کے سیلاب تند میں
تم کو پناہ دے گی رفاقت کتاب کی

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
4th September 2009 – 10th September 2009

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 4th September 2009

00:00	Tilawat
00:45	MTA World News
01:20	Blessings of Ramadhan
02:05	Darsul Qur'an: In-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 29th April 1989.
04:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
04:45	Kehkashaan: an Urdu discussion programme on the topic of Sehri and Iftari.
05:25	Seerat Sahaba Rasool (saw)
06:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:35	Let's Talk About Ramadhan: a series of programmes hosted by Imam Ataul Mujeeb Rashed on the topic of Ramadhan.
09:55	Indonesian Service
09:50	Darsul Qur'an: In-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 30th April 1989.
12:00	Live Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh.
13:15	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:15	Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:20	Seerat-un-Nabi (saw): an Urdu discussion programme on the life and character of the Holy Prophet (saw).
16:00	Friday Sermon [R]
17:10	Let's Talk About Ramadhan [R]
17:35	MTA World News
17:55	Tilawat
19:05	Arabic Service
21:25	Darsul Qur'an [R]
23:00	Friday Sermon [R]

Saturday 5th September 2009

00:00	MTA World News
00:30	Tilawat
01:00	Darsul Qur'an: In-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 6th May 1989.
02:50	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
03:55	Friday Sermon: recorded on 4th September 2009.
05:05	Seerat-un-Nabi (saw)
05:35	Let's Talk About Ramadhan: a series of programmes hosted by Imam Ataul Mujeeb Rashed on the topic of Ramadhan.
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:30	Friday Sermon [R]
09:45	Indonesian Service
10:45	Darsul Qur'an
12:35	Tilawat
12:50	Dars: an Urdu programme about selected sayings of Hadhrat Masih Maud (as).
13:05	MTA International News
13:35	Bangla Shomprochar
14:45	Children's Class with Huzoor recorded on 3rd January 2004.
15:50	Rah-e-Huda: a live interactive talk show answering questions about the beliefs of the Ahmadiyya Muslim Community.
16:50	Ramadhan Question Time: a question and answer session presented by Maulana Muneer-ud-Din Shams.
17:35	Dars [R]
17:50	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
18:50	MTA World News
19:05	Shamail-e-Nabwi
19:30	Arabic Service
21:35	Darsul Qur'an [R]
23:20	Friday Sermon [R]

Sunday 6th September 2009

00:20	Tilawat by Qari Muhammad Aashiq
02:00	MTA World News
02:20	Darsul Qur'an: In-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 31st March 1990.
03:55	Tilawat
04:45	Dars: an Urdu programme about selected sayings of Hadhrat Masih Maud (as).
05:00	Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 4th September 2009.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
08:05	Let's Talk About Ramadhan: a series of programmes hosted by Imam Ataul Mujeeb Rashed on the topic of Ramadhan.
08:30	Children's class with Huzoor. Recorded on 17th January 2004.
09:40	Khilafat Centenary Celebrations
10:10	Indonesian Service
11:20	Darsul Qur'an
12:55	Tilawat & Dars-e-Hadith
13:25	Let's Talk About Ramadhan [R]
13:50	Bengali Reply to Allegations
14:45	Friday Sermon [R]
15:50	Jalsa Seerat-un-Nabi (saw): an Urdu seminar including speeches delivered on the topic of the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
16:55	Khilafat Centenary Celebrations [R]
17:30	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
18:20	MTA World News
18:45	Arabic Service
21:00	Let's Talk About Ramadhan [R]
21:20	Darsul Qur'an [R]
22:45	Tilawat

Monday 7th September 2009

00:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Darsul Qur'an: In-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 1st April 1990.
02:25	Tilawat
03:15	MTA World News
03:30	Let's Talk About Ramadhan
04:15	Khilafat Centenary Celebrations
04:55	Jalsa Seerat-un-Nabi (saw)
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:35	Children's Class with Huzoor.
09:45	Indonesian Service: Indonesian translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 10th July 2009.
11:00	Darsul Qur'an
12:35	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:40	Bangla Shomprochar
14:40	Khilafat Centenary Moshaairah: an evening of Urdu poetry in honour of the Khilafat Centenary.
15:20	Friday Sermon: Recorded on 5th September 2008.
16:10	Seerat Sahaba Rasool (saw): an Urdu programme about the companions of the Holy Prophet Muhammad (saw).
16:50	Children's Class with Huzoor [R]
18:00	MTA World News
18:40	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
19:25	Arabic Service
20:15	MTA International News
20:45	Seerat Sahaba Rasool [R]
21:25	Darsul Qur'an [R]
23:00	Tilawat [R]

Tuesday 8th September 2009

00:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Darsul Qur'an: In-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 7th April 1990.
02:30	Medical News Review
03:00	Tilawat & MTA News
04:25	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 5th September 2008.
05:20	Seerat Sahaba Rasool (saw): an Urdu programme about the companions of the Holy Prophet Muhammad (saw).
06:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
08:40	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor, recorded on 7th February 2004.
09:45	Indonesian Service
11:00	Darsul Qur'an [R]
12:10	Tilawat & MTA News
13:30	Bangla Shomprochar
14:30	Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Germany Ijtema: Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 11th June 2006, on the occasion of Khuddam Ijtema in Germany.
15:15	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor, recorded on 7th February 2004 [R]
16:20	Dars-e-Hadith [R]
16:40	Seerat-un-Nabi (saw): an Urdu discussion about the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
17:15	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
18:15	MTA World News
18:55	Ramadhan and Us: an English programme presented by Bashir Orchard on the topic of congregational prayer.
19:15	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon recorded on 21st August 2009.
20:35	Arabic Service
21:30	Darsul Qur'an [R]
23:00	Tilawat [R]

Wednesday 9th August 2009

00:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:00	Darsul Qur'an: In-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8th April 1990.
02:30	Ramadhan and Us
02:45	MTA World News
03:05	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
04:20	Seerat-un-Nabi (saw)
05:15	Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Germany Ijtema: Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, on 11th June 2006, on the occasion of Khuddam Ijtema in Germany.
06:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
09:00	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor, recorded on 10th January 2004.
10:05	Indonesian Service
11:05	Darsul Qur'an
12:40	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 13th April 1984.
15:50	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor, recorded on 10th January 2004. [R]
16:55	Shamail-e-Nabwi: an Urdu discussion programme about the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw). Hosted by Rizwan Ahmad Khalid.
17:20	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
18:20	MTA World News
18:35	Dars-e-Hadith
19:15	Arabic Service
20:05	MTA International News
20:35	Darsul Qur'an [R]
22:05	From The Archives [R]
23:00	MTA World News
23:15	Tilawat [R]

Thursday 10th September 2009

00:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:45	Darsul Qur'an: In-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 14th April 1990.
03:00	Tilawat
04:00	MTA World News
04:20	Shamail-e-Nabwi: an Urdu discussion programme about the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw). Hosted by Rizwan Ahmad Khalid.
05:05	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 13th April 1984.
06:05	Tilawat
07:50	Dars: an Urdu programme presented by Abdul Qadir Qamar on the topic of the importance of prayer, especially in Ramadhan.
08:05	Ilmi Khutbaat: Friday sermon delivered by Hadhrat Mirza Nasir Ahmad, Khalifatul Masih III (ra) on 24th December 1976, on the occasion of Jalsa Salana Rabwah.
08:35	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. Recorded on 21st February 2004.
09:45	Indonesian Service
11:00	Darsul Qur'an [R]
12:55	Tilawat
13:05	Dars [R]
13:20	Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 4th September 2009.
14:25	English Mulaqat: a question and Answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Session no. 55. Recorded on 15th October 1995.
15:40	Benefits of Ramadhan: a discussion programme on the benefits and blessings of Ramadhan, hosted by Ataul Mujeeb Lone.
16:20	Seerat Sahaba Rasool (saw)
17:20	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
18:10	MTA World News
18:40	Dars [R]
19:15	Arabic Service
21:30	Darsul Qur'an [R]
23:05	Tilawat [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT)

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 16 Friday 28 August , 2009 Issue No. 35

بقیہ:رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے از صفحہ نمبر13

ہے۔اس خواب کی بناپرانہوں نے بھی بیعت کرلی۔

ایک اور شخص نے دنیا کے موجودہ بدامنی اور بے دینی کے حالات کو دیکھ کر خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ تو مجھے ہدایت دے۔اس کے بعد ایک دن MTA دیکھا تو ان کو جماعت کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور بالآخر انہوں نے بیعت کرلی۔

ایک اور شخص نے لکھا کہ اس نے خواب میں حضرت مسیح موعودؑ کو دیکھا اور آپ فرمارہے تھے کہ مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں امام مہدی اور مسیح موعود ہوں اور اس طرح سات دفعہ آپ نے خدا کی قسم کھا کر یہ الفاظ دہرائے۔چنانچہ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ شروع کردیا اور دعائیں بھی کیں۔ایک دن انہوں نے خواب میں دیکھا کہ انہیں جنت میں آنحضرتؐ کے دائیں طرف بٹھایا گیا اور آنحضرتؐ نے انہیں مخاطب ہوکر فرمایا مبارک ہو آپ احمدی ہوگئے ہیں۔اس طرح انہوں نے بیعت کرکے جماعت میں شمولیت اختیار کرلی۔

اسی طرح حضور نے سیریا، کبابیر، اردن، عراق، ناروے اور کردستان کے بعض لوگوں کے ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے جن کی اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی طرف خود رہنمائی فرمائی۔

اردن کے ایک شخص نے لکھا کہ ”ہم نے ایم ٹی اے سے حضرت عائشہؓ کی عمر کے متعلق جب تحقیقی سنی تو اس کے بعد اب ہم فخر کے ساتھ باہر جانے کے قابل ہوگئے ہیں“۔

عراق کے ایک معروف شاعر نے اپنے طور پر ایک ویب سائٹ شروع کی ہوئی ہے اور وہ اس کے ذریعہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ کررہے ہیں۔

ناروے سے ایک شخص نے لکھا کہ مَیں مسلمان صوفی ہوں اور مَیں دنیا کے تمام صوفیوں سے کہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ”اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض“ کی تفسیر پڑھو اور احمدی ہوجاؤ۔

کردستان سے ایک شخص نے لکھا کہ 25 سال قبل انہوں نے خواب میں حضرت مسیح موعودؑ کو چاند سے اترتے دیکھا۔اب ایم ٹی اے کے ذریعہ معلوم ہوا کہ وہ یہی مسیح موعود تھے جنہوں نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔چنانچہ انہوں نے بیعت کرکے جماعت میں شمولیت اختیار کرلی۔

وقف نو کی بابرکت تحریک کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں ایک ہزار بچوں کا اضافہ ہوا ہے۔اس طرح اب پیدائش سے پہلے اسلام احمدیت کے لئے وقف کئے جانے والے بچوں کی کل تعداد 39081 ہوگئی ہے جن میں 25013 لڑکے ہیں اور 14068 لڑکیاں ہیں۔

الاسلام ویب سائٹ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس سائٹ پر جماعت کی بہت سی کتب دے دی گئی ہیں اور اس سے ساری دنیا میں لوگ بہت فائدہ اٹھارہے ہیں۔

پریس اینڈ پبلی کیشن کے شعبہ کا بھی حضور انور نے ذکر فرمایا اور فرمایا کہ یہ شعبہ بھی بہت مستعدی کے ساتھ اپنے فرائض ادا کررہا ہے۔

اسی طرح مخزن التصاویر کے شعبہ نے بھی بہت ترقی کی ہے۔

اسی طرح آرکیٹیکٹ اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن، افریقہ کے متعدد ممالک میں بجلی اور پانی مہیا کرنے کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دے رہی ہے۔12 ممالک میں Solar سسٹم لگادیا گیا ہے۔بعض ممالک کے بعض علاقوں میں لوگوں نے پہلی دفعہ بجلی کی روشنی دیکھی تو ان کی خوشی دیکھنے والی تھی۔اسی طرح 357 واٹر پمپ لگائے گئے ہیں تاکہ لوگوں کو صاف پانی مہیا ہوسکے۔

بینن میں پمپ لگانے کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ایک جگہ پانی نکالنے کی بہت کوشش کی لیکن پانی نہیں نکلتا تھا۔آخر بڑی لمبی تگ ودو کے بعد پانی نکلا لیکن پانی اتنا بدبودار تھا کہ لوگ بھاگ گئے۔ہمارے رضاکاران نے کام جاری رکھا اور دعائیں کرتے رہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو گھنٹے کی محنت کے بعد صاف پانی نکل آیا۔اس پر گاؤں کے لوگ بہت خوش ہوئے اور ہمارے کارکنان کو مبارکباد دینے لگے۔

جماعت احمدیہ کی خدمت انسانی کی تنظیم Humanity First کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ یہ تنظیم مختلف ممالک میں گرانقدر خدمات سرانجام دے رہی ہے۔صرف برکینافاسو میں چار آئی کیمپ لگائے گئے اور 1190 مفت آپریشن کرکے لوگوں کو بینائی کی نعمت سے متمتع کیا۔اسی طرح قیدیوں کی خبرگیری کے لئے بھی کام کیا جارہا ہے۔

نصرت جہاں سکیم کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اس سکیم کے تحت بفضلہٖ تعالیٰ 12 ممالک میں 36 ہسپتال کام کررہے ہیں جن میں 38 ڈاکٹرز انسانیت کی بے لوث خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

اسی طرح 12 ممالک میں 521 سکول غریب ممالک کے بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کررہے ہیں۔حال ہی میں پاراکو (Parako) میں 60 بیڈ کے ہسپتال کا افتتاح کیا گیا ہے۔

طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ خدا کے فضل سے انہوں نے گزشتہ 18 ماہ میں 65 ہزار مریضوں کا علاج کیا ہے۔سٹاف کی کمی کی وجہ سے موجودہ سٹاف کو رات کے دو دو بجے تک کام کرنا پڑتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یورپ سے احمدی ڈاکٹر صاحبان تین تین ماہ کا وقف عارضی کرکے طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں جاکر محض للہ کام کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔اسی طرح پاکستان کے ڈاکٹر صاحبان تین تین سال کے لئے اپنے نام پیش کریں تاکہ موجودہ سٹاف کے بوجھ کو بانٹا جاسکے۔

نومبائعین سے رابطہ کے سلسلہ میں حضور نے فرمایا کہ تحریک کی گئی تھی کہ کم از کم 70 فیصد لوگوں سے رابطے بحال کئے جائیں۔اس سلسلہ میں بہت سے ملکوں نے کام کیا ہے تاہم گھانا اس کام میں سرفہرست ہے جنہوں نے 51 ہزار رابطے بحال کئے ہیں۔مختلف ممالک میں 8 لاکھ لوگوں سے رابطے بحال ہوچکے ہیں۔

نئی بیعتوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے حاضرین کو یہ ایمان افروز اور فرحت بخش خوشخبری دی کہ بفضلہٖ تعالیٰ اس سال 4 لاکھ 16 ہزار 10 سعید روحیں بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئی ہیں۔ان کا 111 ممالک کی 366 قوموں سے تعلق ہے۔ان نومبائعین میں سے نائیجیریا سے ایک لاکھ 45 ہزار، مالی سے 76 ہزار سے زائد، گھانا سے 38 ہزار سے کچھ زائد، سیرالیون سے 36 ہزار سے زائد، برکینافاسو سے 26 ہزار سے کچھ زائد، آئیوری کوسٹ سے 20 ہزار سے کچھ زائد اور ہندوستان سے 2 ہزار 357 ہیں۔باقی نومبائعین دیگر ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔

نئی بیعتوں کے بعض واقعات کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یوگنڈا کے ایک شخص سے کئی سالوں سے رابطہ تھا لیکن وہ بیعت نہیں کرتا تھا آخر اس نے بیعت کرلی اور بتایا کہ خواب میں اسے ایک عورت ایک مسجد میں لے کر گئی۔آگے جاکر دیکھا تو لکھا تھا احمدیہ مسلم جماعت۔اس طرح انہیں جماعت کی صداقت کا یقین ہوگیا۔

فرانس میں ایک ساڑھے بارہ سال کے بچے نے اس طرح بیعت کی کہ اس نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان سے اترے ہیں۔بعد میں ایک دن اس نے انٹرنیٹ پر جب حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر دیکھی تو یہ بعینہٖ اس بزرگ ہستی کی تھی جو اس نے آسمان سے اترتے دیکھی تھی۔

سوئٹزرلینڈ کے ایک شخص نے اس طرح بیعت کی کہ چند سال پہلے وہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے لیکچر Revelation & Rationality میں شامل ہوچکے تھے لیکن بیعت نہیں کی تھی۔اب ان کو خواب میں بار بار حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت نصیب ہوئی اور انہیں یقین ہوگیا کہ آپ سچے ہیں۔

مالی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ باوجود اس کے کہ ساری دنیا مالی بحران کا شکار ہے لیکن خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ کے چندوں میں نہ صرف کمی نہیں آئی بلکہ اضافہ ہوا ہے۔

اس سلسلہ میں حضور نے نظام وصیت میں احباب جماعت کی شمولیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ 2004ء میں نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد 38183 تھی۔گزشتہ سال حضور نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ دعا کریں کہ آئندہ سال تک یہ تعداد ایک لاکھ تک پہنچ جائے۔الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے یہ خواہش پوری فرمادی اور تازہ رپورٹ کے مطابق یہ تعداد ایک لاکھ 5 ہزار 377 ہوگئی ہے۔الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ماشاء اللہ 98 ممالک میں نظام وصیت قائم ہوچکا ہے۔نئی وصایا کے لحاظ سے پاکستان اول، جرمنی دوم، انڈونیشیا سوم، کینیڈا چہارم اور برطانیہ پنجم ہے۔

نظام وصیت میں شمولیت کے لحاظ سے بعض ایمان افروز واقعات کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ کوسووو کے ایک احمدی نے اطلاع دی کہ باوجود کوشش کے اسے نوکری نہیں مل رہی تھی۔لیکن جب اس نے وصیت کی تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اسے فوراً نوکری مل گئی اور ساتھ ہی اس دوست نے لکھا کہ جب سے وصیت کی ہے اللہ کے فضل سے کبھی بنک اکاؤنٹ خالی نہیں ہوا جبکہ پہلے یہ صورت نہیں تھی۔الحمدللہ۔

آخر پر حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ براہین کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی کہ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَاللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ (الصف:9)۔خدا تیرے نور کو مکمل کرے گا۔یہ اس وقت کی پیشگوئی ہے جب میرا کوئی واقف نہ تھا۔اس کے بعد دعویٰ کیا تو کفر کے فتوے لگے۔حکام کو اکسایا گیا۔ہر طرح نابود کرنے کی کوشش کی گئی لیکن خدا کی بات کس شوکت سے پوری ہوئی۔اگر یہ انسان کا کاروبار ہوتا تو کب کی یہ جماعت نابود ہوچکی ہوتی۔لیکن خدا تعالیٰ نے ہمیشہ دشمنوں کو نامراد رکھا اور اس جماعت کو ترقیات عطا فرماتا رہا۔

آخر میں حضور نے یہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے تمام افراد کو ہمیشہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی توفیق دیتا رہے۔آمین۔

6:45 بجے پُرجوش نعروں کی گونج میں حضور انور کا خطاب مکمل ہوا۔اور اس کے ساتھ ہی دوسرے روز کے جلسہ کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔

(باقی آئندہ)

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: عبدالحفیظ کھوکھر۔ترسیل: قاضی نجیب الدین احمد